رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸
قیمت چار روپے آٹھ آنے

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اشاعت اسلام

اردو ترجمہ
اسلامک ریویو مجریہ ووکنگ (انگلستان)

زیر ادارت
خواجہ کمال الدین مبلغ اسلام

جلد (۸)	بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء	نمبر (۱۰)

فہرست مضامین

۱۔ ووکنگ مشن میں عید الضحیٰ ۴۳۳
۲۔ ہمارے تبلیغی مشن۔ از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب ۴۳۶
۳۔ تخیلِ راحت از قلم محمد یعقوب خان بی اے بی ٹی ۴۴۱
۴۔ بیاضِ صوفی۔ انسان کی پوشیدہ طاقتیں اور معجزات ۴۴۵
۵۔ قرآن کی اخلاقی تعلیم ۴۵۲
۶۔ ملفوظات حضرت خواجہ صاحب ۴۵۴
۷۔ اسلام اور موجودہ تہذیب از قلم مسٹر سی اے سٹورما بی اے ... ۴۶۰
۸۔ گوشوارہ آمد و خرچ ووکنگ مسلم مشن ہندوستان از ماہ مئی لغایت اگست سنہ ۱۹۲۲ ۴۶۸
۹۔ انڈیا ان دی بیلنس مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب پر تنقیدات ۴۷۳

درخواست اشتہار و خریداری بنام منیجر اشاعت اسلام لاہور آنی چاہئیں

جھوجھو تکیہ دار جھولا

یہ عجیب وغریب جھولا لیڈی چیمسفورڈ صاحبہ کی زچہ اور بچہ کی نمائش میں خاص وقعت حاصل کرچکا ہے ماہرین پرورش اطفال معزز لیڈی ڈاکٹر صاحبات نے کئی جھولے خود خریدے ۔ بمبئی اور کلکتہ کی زچہ اور بچہ کی نمائشوں میں نمائش مذکور کی طرف سے اسکی توسیع اشاعت کی گئی +

خوبیاں بچہ کتنا ہی اچھلے کودے گر نہیں سکتا نہ رسی پکڑنے کی ضرورت نہ کسی کی نگرانی کی حاجت ۔ ہاتھ پاؤں ہلا کر قدرتی ورزش کرتا رہتا ہے جس سے ہاضمہ درست اور بچہ تندرست رہتا ہے ۔ دانت نکلنے کی تکلیفوں سے بچا رہتا ہے جو بات دایہ اور ماں کی گود میں بھی میسر نہیں ہوسکتی بچہ آگ پانی میل مٹی ۔ گرم و سرد ہوا سے محفوظ رہتا ہے گھنٹوں خوش رہتا ہے ۔ بچہ خوش ۔ محفوظ اور آرام سے دیکھ کر ماں کو اطمینان فرحت اور اور کاموں کی فرصت ملتی ہے ۔ چھوٹا بڑا ہر عمر کا بچہ جھول سکتا ہے تہہ ہوکر بستر میں لپٹ سکتا ہے ۔ ہر جگہ آسانی سے لٹکایا جاسکتا ہے ۔ وزن صرف تین پاؤ ۔

(۱) ڈاکٹر کلف صاحب نے آپ کا **جھوجھو** میرے بچہ کے واسطے تجویز کیا ہے ۔ از الیف باڈی کاٹ صاحب ازمسوری (۲) میرے فیملی ڈاکٹر نے **جھوجھو** بچہ کے واسطے تجویز کیا ہے از جناب رادھے رام صاحب بہار گو ہیڈ کلرک دفتر اگزیکٹیو ۔ جھانسی (۳) **جھوجھو** بہت پسند آیا نہایت مفید چیز ہے ہر گھر میں ہونا چاہئے ۔ از جناب سید اصغر یوسف صاحب بلیڈر ۔ ایم ۔ آر ۔ اے ایس لندن ۔ از گیا (۴) میں نہایت خوشی سے **جھوجھو** کے مفید ہونے کی قدر کرتا ہوں دو اور بھیج دیجئے جناب ڈاکٹر کیپٹن دی بھوشن صاحب آئی ایم ایس از ڈیرہ اسمٰعیلخاں (۵) ملک کے اس حصہ میں بہت حضرات آپ کے **جھوجھو** کو پسند کرتے اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک اور بھیج دیجئے ۔ از جناب ڈی ایس سالگرام صاحب کیمیکل ٹکنولاجسٹ ۔ ٹوکیو جاپان ایم ۔ ایس ۔ سی آئی لندن ۔ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز ۔ رادھا نگری ۔ کولاپور ریاست (۶) بچہ آرام سے **جھوجھو** میں جھولتا رہتا ہے اور میں بہت سے کام کرلیتی ہوں مسز ای ڈاس تاسک (۷) میں نے **جھوجھو** کو نہایت مفید اور آرام دہ پایا ۔ آپ کی یہ بچوں کیلئے نہایت کام اور آرام کی چیز ہے از جناب نواب میر سعادت علیخاں صاحب جاگیردار دودھیال ۔ حیدرآباد دکن ۔ (۸) **جھوجھو** منگایا تھا پہنچتے ہی چھن گیا ۔ ایک اور جلد بھیج دیجئے ۔ از جناب موہن لال باہری صاحب لوہرالا (۹) آپ کا **جھوجھو** دن بدن ہم کو مفید اور کارآمد ثابت ہوتا جاتا ہے ۔ از جناب دیا کرشن صاحب بی اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کوٹہ

آپ آج ہی بشرط پسند وی پی منگائیں

قیمت قسم اعلےٰ ۶؎ قسم اوسط ۵؎ ۔ محصول وغیرہ ۱۲/ر

نوٹ ۔ علاوہ چند معزز خریداران کی خاص فرمائش سے حال ہی میں تیار ہونا شروع ہوا ہے +

پتہ ۔ ہنڈیکرز کمپنی ۲۲ فیض بازار دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

جلد ۸ — بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۲۲ء — نمبر ۱۰

شذرات

ووکنگ مشن میں عید الضحیٰ یہ ہفتہ بارش کا تھا۔ اور بارش صبح کے نو بجے تک ہی پھر بھی عین نماز کے وقت خدا نے بادل کھول دیا۔ نماز باہر ہوئی۔ پانچ ممبران پارلیمنٹ نے وعدہ آنے کا کیا۔ لیکن بوجہ بارش نہ آئے نماز میں دو سو کے اوپر شریک تھے جن میں بقول مسلم ٹائمس کا تخمینہ پچاس نو مسلم تھا۔ سفیر ترکی معہ سٹاف سفیر ایران معہ کُل سٹاف و امیر الدولہ سابق وزیر اعظم ایران و برادر وزیر اعظم حال ایران سفیر افغانستان معہ سٹاف۔ بیلاد سلطان رفت ترکی مصری عرب شامی افغان اہل نجیریا اہل ٹیونس اور دیگر نو مسلم انگریز

خاص خصوصیت لندن کے کُل بڑے اخباروں میں تصویریں نکلیں مانچسٹر گارڈین اور شیفلڈ کرانیکل اور اڈنبرا کے بعض اخباروں میں تصویریں اور نوٹ چھپے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ٹائمس کے اخبار میں تصویریں اور نوٹ نکلا ہے

ایک امریکن خاتون کا قبول اسلام ایک ملک [illegible] زاد خاتون جس [illegible] موجودہ سلطان [illegible] کے چچا زاد بھائی شہزادہ

ابراہیم حسن سے شادی کی۔ اور وہ ایام زندگی خاوند عیسائی رہی۔ اب وہ عید کے روز مسلمان ہوئی مسلمان ہونے کی تصویر ٹائمس نے دی +

ووکنگ میں دلکش نظارہ

مسجد ووکنگ کے وسیع میدان میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے ایک امریکن خاتون کو سلام قبول کرتے دیکھا اس عورت نے سمور کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے گلے میں ہار تھا۔ اور اس کے ایک ہاتھ میں بیگ تھا۔ اس کے پاس ہی ایک حسین ریش دار شخص پگڑی اور لمبا جبہ پہنے کھڑا تھا۔ وہ عورت اس کے ساتھ کہہ رہی تھی "میں گواہی دیتی ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ اور کہ محمد صلعم اس کے بندے اور رسول ہیں ...... میں عہد کرتی ہوں کہ میں اسلام کے احکام پر چلنے کی کوشش کرونگی" +

یہ معزز خاتون پرنس حسن تھی جس کا خاوند موجودہ سلطان مصر کا چچا زاد بھائی ہے۔ اور سلطان فاد کا بھتیجا ہے لیکن اسکی اپنی پیدائش کیلیفورنیا میں ہوئی +

جس کارڈ سے مجھے اندر جانے کی اجازت ملی اس پر یہ الفاظ سنہری حروف میں منقش تھے "خواجہ کمال الدین آپ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ آپ اس اسلامی تقریب میں جو حضرت ابراہیم کی قربانی کی یادگار میں منائی جاتی ہے شمولیت کر کے مسرور فرمائیں" + اسکو ہاتھ میں لیکر میں اس گروہ میں مل گیا۔ اور مسلمانوں کو سجدہ کرتے دیکھا۔ ان کا مُنہ مکہ کی طرف تھا +

وزیر افغانستان

تین بڑی بڑی دریاں اور کچھ سفید کپڑے گیلی گھاس پر بچھے تھے اور پیچھے ایک طرف ایک بوٹوں اور جوتیوں کی قطار تھی۔ جو کہ نمازیوں نے اُتار کر رکھے تھے۔ یہاں سب اطراف کے مسلمان جمع تھے۔ ان میں انگریز خواتین اور بچے بھی شامل تھے سیاہ ریش اور وجیہ وزیر افغانستان بمع اپنی جماعت کے سب اونی قمیص پہنے ہوئے تھے۔ ترکی سفیر نماز کے بعد وہاں پہنچا۔ ایرانی سفیر بھی وہاں موجود تھا۔ لارڈ ہیڈلے ایک سادہ انگلش جنٹلمین معلوم ہوتا تھا علاوہ اس کے ہندوستانی طلباء۔ ایک مصری جو برمنگھم میں مقیم ہے اور مختلف رنگوں کے اشخاص خوبصورت عمامے پہنے ہوئے چند لڑکے نئے لباس پہنے ہوئے اور کئی حبشی بھی حاضرین میں شامل تھے +

سب لوگ ایک معمر شخص کی اذان پر جس نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے تھے فرش پر گر گئے امام مسجد خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک نفیس چٹائی پر نماز پڑھائی ۔ اور بعد میں خطبہ دیا۔ اس کی تقریر میں پالٹیکس کا کچھ حصہ ملا ہوا تھا۔ اس نے خدا تعالے کے چار اوصاف بیان کئے۔ اس نے کہا کہ رب العلمین ہے یعنی خالق ۔ قیوم ۔ رازق اور ترقی دینے والا ہے۔ وہ لوگ جو حکومت کے مالک ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالی کے ان اوصاف کی پیروی کریں تاکہ دنیا میں امن وامان قائم ہوجائے ۔ اور جنیوا و ہیگ کانفرنس کے تمسخر سوجھ جائیں اس کے بعد کہا کہ آج تم ایک قوم کو ڈاکو اور سفاک کہتے ہو اور دوسرے دن اسی سے جاکر ہاتھ ملاتے ہو۔ گویا کہ وہ شائستہ انسان ہیں یہ سب کس لئے صرف اپنی اغراض کو پورا کرنے کیلئے اور ایکدوسرے کو نیست و نابود کرنے کیلئے ۔ اللہ کی زمین پر امن قائم کرنے کا یہ طریقہ نہیں ۔ دنیا سے شر و فساد کو دور کرنے کیلئے اس امام نے یہ نسخہ بتایا ۔ اللہ تعالے کے سامنے خاکساری سے چلو ۔

جب خطبہ ختم ہوا تو سب لوگ اُٹھے اور ایکدوسرے سے جوش کے ساتھ بغلگیر ہوتے اس دوران میں ایک ترکی سوداگر لندن سے وہاں پہنچا ۔ اور اس نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک مبارک کا پیغام اعلیحضرت سلطان کیخدمت میں بھیجا جائے ۔ پھر وزیر افغانستان نے تجویز کیا کہ اسی قسم کا ایک پیغام شاہ ایران کیخدمت میں بھی روانہ کیا جائے ۔ اس پر امام نے کہا کہ ایک پیغام امیر افغانستان کیخدمت میں بھی بھیجا جائے ؎ (وسٹ منسٹر گزٹ ۲۲/۸ ۱۶)

ووکنگ میں عید الضحیٰ

ابراہیم کی قربانی

کل ووکنگ میں قریبا دوسو مسلمانوں نے عید الضحی منائی ۔ یہ تقریب حضرت ابراہیم کی قربانی کی یادگار میں کی جاتی ہے جس کی عزت یہودی عیسائیوں اور مسلمانوں کی نظروں میں یکساں طور پر ہے ۔ نماز عید جو مسجد کے سامنے میدان میں ادا کی گئی ۔ ایک دلچسپ نظارہ تھا ۔ اس کے بعد شاہزادی حسن نے ایک دلچسپ تقریر میں اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کیا ۔ اس خاتون کا پیدائشی وطن امریکہ ہے لیکن انہوں نے

شاہی مصر میں کلمہ

حاضرین میں سے ذیل کے اشخاص قابل ذکر ہیں۔ امام ووکنگ (خواجہ کمال الدین صاحب) کی اور ایرانی سفیر۔ قونصل ایران جو لندن میں مقیم ہے۔ اعلیحضرت امیر السلطنت (ایران کے شاہی خاندان سے) صاحبزادہ آفتاب احمد خان اور ان کے بھائی صاحبزادہ سلطان احمد خان۔ دوران خطبہ میں اس واقعہ پر حاضرین کو توجہ دلائی گئی۔ جو کہ بائیبل میں مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک مینڈھ کی قربانی کی تاکہ انسانی قربانی آیندہ کیلئے بند ہو جائے۔ اجتماع میں انگریز نومسلموں کی تعداد پچاس تھی جنمیں اکثر معزز خواتین تھیں (ٹائمز ۲۲/۱۵)

ہمارے تبلیغی مشن

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ بفضلہ تعالیٰ جرمنی میں ہمارا مشن قائم ہو چکا ہے اور عنقریب حضرت مولانا مولوی صدر الدین صاحب وہاں تشریف لے جانے والے ہیں۔ اس مشن کے افتتاح کیلئے حضرت خواجہ صاحب مولوی عبد المجید صاحب کے ساتھ جرمن تشریف لے گئے ہیں ذیل میں حضرت خواجہ صاحب کا ایک خط جو انہوں نے برلن سے حضرت قبلہ مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کے نام لکھا ہے درج کیا جاتا ہے۔ اس خط کے پڑھنے سے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ جرمنی میں کس قدر امید اسلام کی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔

مترجم

جرمن مشن

میں نے یہاں آن کر جہاں تک ممکن تھا تحقیق کی تین نومسلم جو یہاں ہیں۔ ایک تاجر دوسرا ایک اعلیٰ افسر تیسرے کا پتہ نہیں ان سے ملا۔ گھر میں بلایا۔ مختلف باتیں کیں۔ یہاں کے اعلےٰ طبقہ کے پروفیسروں اور مستشرقوں سے ملا۔ اور ایکدن ایک مقررہ جگہ میں وہ بحیثیت مجموعی مجھے ملے لیکچر کا انتظام اسلئے نہ ہوا کہ یہاں تعطیلات تھیں اور انگریزی دان طبقہ جس سے مراد یہاں کے علماء فضلا نہیں کوئی نہ تھا۔ اسلئے انتظام نہ ہو سکا۔ ان لوگوں سے اور اور لوگوں سے اچھی طرح گفتگو کی۔ میرے نتائج حسب ذیل ہیں۔ اور اس میں یہاں کے پروفیسر شریک ہیں۔ بلکہ بعض مسلمان جو برس

دو برس سے یہاں رہتے ہیں اور جن کی نگاہ کو میں بعض وجوہ سے جن کے ذکر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں میں نگاہ تبصر کہتا ہوں +

(۱) مغربی دنیا میں اس وقت جرمنی کے مقابل کوئی جگہ یا کوئی قوم نہیں جس میں اسلام کی عزت علوم اسلام کی طرف رغبت ہو۔ کوئی وجوہ ہوں ایک قسم کا انتشار شوق اسلامی علوم کے حاصل کرنے کا ہے۔ ایسا ہی کوئی مغربی قوم نہیں جو اہل جرمن جیسی اسلام سے واقف ہووے۔ اور اس واقفیت کا نتیجہ اسلام کی عیب چینی پر واقعہ نہیں ہوا بلکہ اسلام کی عزت پر واقعہ ہوا۔ یہ لوگ جن سے میں مرد طبقہ علماء لیتا ہوں۔ یہ ایسی کوشش کو نظر استحسان سے دیکھتے جن سے ان کی اسلامی معلومات بڑھیں۔ یہاں کے مستشرقین میں سے بعض عربی میں گفتگو کر سکتے ہیں عربی پڑھنے کا خاص شوق ہے۔ اور اس وقت سنسکرت کے مقابل بہت کچھ زیادہ ہے +

(۲) عام ملک کی رائے جمہوریت کیطرف ہے یکسویلزم جس کی ایک شکل پرانا سوشلزم اور جس کی انتہائی شکل بالشوزم ہے ایک متوسط درجے پر یہاں کام کر رہا ہے۔ یہ اس خیال کا طبقہ زیادہ تر انہیں کی حکومت اسلام کا democratic پہلو بالیقین ان لوگوں پر اثر کریگا۔ اس طبقے کے ممبروں سے بھی گفتگو ہوئی +

(۳) قوم کے سر میں سے بہت حد تک غرور اور تکبر کے خیالات نکل چکے ہیں۔ نہ معلوم پہلے تھے یا نہ تھے لیکن اس وقت طبائع میں غربت اور مسکینی ہے اور نیک سلوک یا مراعاۃ خاص طور پر قدر کرتے ہیں بعض مغربی اقوام کو میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہماری مراعاۃ یا حسن سلوک کو وہ کسی اور نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں یہ بھی ایک قسم کا خراج ہے جو ہمیں انہیں ادا کرتا ہے لیکن یہاں حسن سلوک کی قدر نگاہ مساوات سے ہوتی ہے مقصد میرا یہ ہے کہ خوش خلاقی اور حسن سلوک یہاں خاص قسم کا اثر پیدا کریگی +

(۴) انگلستان کے مقابل یہاں کا مذاق علمی بہت بڑھ کر ہے ہر گفتگو اور ہر مذاکرہ میں نشان علم کی جھلک ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ کل دنیا میں معدن علوم یہی جگہ ہے۔ میں امریکہ نہیں گیا۔ لیکن امریکن لوگوں سے اکثر ملا ہوں۔ اہل جرمن میں اسلامی مبلغ علمی شان کا

چاہیئے نہ عیسائیت کی غلطیاں بیان کرنیکی ضرورت ہے نہ اسکے اصولوں پر نکتہ چینی کی ضرورت ہے کیونکہ ان باتوں سے یہ قوم فارغ ہے اور نہ معمولی اسلامی باتیں سنانے کی ضرورت ہے یہاں علم اقتصاد و فلسفہ اخلاق فلسفہ تمدن و تہذیب اور اسی طرح سے مختلف علوم کو سامنے رکھکر یہ دکھلانا ہے کہ تعلیم اسلام میں اور علی الخصوص قرآن شریف میں یہ ساری باتیں ہیں بلکہ اسلامی تعلیم کو ان پر تفوق ہے خصوصاً کمیونزم ریشنلزم اور (Ethics) (فلسفہ اخلاقی) اسلئے جو بھی مبلغ یہاں آئے وہ کم از کم (Kant, mani) ادراکیات اور باطنیات میں (Bergson) وغیرہا سے واقف ہو پہلا معاملہ جو مبلغ کا یہاں پڑتا ہے اگر وہ یہاں کچھ اثر ڈالنا چاہتا ہے تو انہیں لوگوں سے ہوگا جو انگریزی دان ہیں اور انگریزی دان وہی ہیں جو اعلیٰ طبقہ کے لوگ ہیں انہیں سے ملنا جلنا ہوگا۔ اور چند منٹوں میں انسان کو پہچان لیتے ہیں کہ انسان کس پایہ کا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کی واقفیت عامہ ہو اور ہر فن میں علمی دنیا میں ایک حد تک ہو۔ تو پھر اس طبقہ میں اسکی کوئی عزت نہیں ہوسکتی پھر دوسرا طبقہ ہے جہاں تک پہنچنا ایک وقت چاہتا ہے علمی طبقہ سے بلکہ بہت فائدہ ہونیوالا ہے وہ لاتعداد طلباء کا ہے۔ ان کے ذریعہ یونیورسٹی میں لیکچر ہوسکتے ہیں اور بہترین سامعین مل سکتے ہیں اور یہی وہ طبقہ ہے جن کو علوم سے خاص محبت ہے اس طبقہ کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ مسلمان ہونگے اسکو خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے البتہ یہ طبقہ از حد ممدو معاون ثابت ہوگا بشرطیکہ مبلغ کی علمی وجاہت اور قابلیت ان پر اثر کر جائے ٭

(۵) یہاں اور میرے نزدیک ہر جگہ اشاعت اسلام سے مراد اشاعت علوم اسلامیہ ہونی چاہیئے اور تبدیلی مذہب کا نام تبدیلی آرا ہونا چاہیئے۔ بات تو ایک ہی ہے لیکن لفظ مشن اور مشنری سے عزت اور محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے اور یہ کہیں بھی نہیں دیکھے جانے چاہئیں اسلامی مبلغ کا فرض ہے کہ امور حقہ کو دنیا میں پیش کر دے اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے کہ کون اپنا مذہب چھوڑ کر اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے قرآن کی بھی یہی تعلیم ہے۔ خدا تعالےٰ پر چھوڑنا چاہیئے اگر انگلستان کی طرح لوگ عیسائیت سے نکلکر ہمارے ساتھ شریک ہوگئے ہیں یہاں ہمارے مشن کا نام مشن نہ ہوگا بلکہ اشاعت علوم اسلامیہ انسٹیٹیوشن یا کوئی اور جو مناسب ہوگا عیسائی مشنریوں نے اپنے طرز عمل سے کہیں بھی اپنے آپ کو قابل عزت نہیں بنایا ہے ایک اعلیٰ حلقہ میں جب کسی نے میرے متعلق یہ ظاہر کیا کہ ان کا ارادہ یہاں اسلامی مشن کھولنے کا ہے۔ تو فی الفور سامعین میں سے بعض نے ایک قسم کی مخالفت ظاہر کی جو میرے لئے کافی اشارہ تھا ٭

(۶) اسکے ضمن میں مجھے یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اہل جرمنی اہل انگلستان سے معاملہ گفتگو میں جس کا اثر تبدیلی آراء و خیالات پر پڑتا ہو بالکل الگ واقع ہوئے ہیں وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ جس سے وہ گفتگو کرتے ہیں وہ ایک اجنبی ہے یا اس سے پہلے ملاقات ہوئی ہے۔ اسلئے اگر وہ اختلاف رائے رکھتے ہیں تو پہلی ملاقات کا کچھ لحاظ کریں انگلستان میں اس امر کا لحاظ ہوتا ہے اور وہ ایک مدت تک اختلاف ظاہر نہ کرنا بر عایت مراسم تعلقات آئندہ یہ ضروری جانتے ہیں لیکن یہاں کا اندازہ ہی الگ ہے آج اور اس حد میں جس امر سے وہ اختلاف رکھتے ہوں نہ صرف اظہار اختلاف بلکہ استدلال پر بڑی شدت کے ساتھ اتر آتے ہیں یہ بات بھی میں ذاتی تجربہ کی بنیاد پر کرتا ہوں جیسے میں مستشرقین سے ملا لازم تھا کہ عربی زبان کے محاسن پر گفتگو ہوتی جو یہی میں نے عربی فلالوجی پر گفتگو کی۔ فی الفور جہاں کہیں انہوں نے اختلاف کرنا تھا انہوں نے اختلاف کیا اور بڑے مزے کی بات یہ تھی کہ جن سے مجھے معروف ہوئے صرف دس منٹ ہی گزرے تھے ان سے میری بحث ہی

تندی کے ساتھ ہوئی جیسے کہ دو وکیل کسی عدالت میں ایکدوسرے کے مقابل گفتگو کرتے ہیں آپ مجھے جانتے ہیں کہ مجھ میں ان باتوں کے متعلق تحمل نہیں یہ بالکل معاملہ ہمیں چوگان ہمیں گو کا تھا اور خدا کا احسان ہے کہ میں نے انہیں متاثر چھوڑا۔ یہ کہنا غلط ہوگا کہ میں نے انہیں ہم آراء کیا لیکن ان پر روشن ہو گیا کہ میں اپنے قدم پر نہایت ہی مضبوط کھڑا ہوں۔ اور کچھ وہ علم لسان کے متعلق کہہ سکتے تھے ان سے میں ناواقف نہیں اور ان کے نقصوں سے بھی واقف ہوں مطلب میرا یہ ہے کہ یہاں انسان نہ صرف مختلف علوم سے آراستہ ہی ہونا چاہیئے بلکہ جری القلب بھی ہونا چاہیئے۔

(۷) زبان گو مشکل ہے لیکن لسانی اصول کو سامنے رکھ کر اس زبان کا سیکھنا کوئی مشکل نہیں اوّل تو کثرت سے ایسے الفاظ ہیں جو تبدیلئ تلفظ انگریزی زبان میں موجود ہیں البتہ انگریزی زبان کے مقابل یہاں کے اسماء اور افعال عربی زبان کی طرح یا Declension گردان موجود ہے۔ عربی کی طرح تذکیر و تانیث بھی ہر چیز پر جاری ہے اور ایسا ہی کثرت سے نیوٹر جینڈر بھی ہے اور اس کا اثر افعال پر پڑتا ہے نحوی ترکیب انگریزی سے ایک ہندوستانی کیلئے آسان ہے یہ بالکل اردو کی نحوی ترکیب سے ملتی جلتی ہے اسلئے ایک ہندوستانی کیلئے آسان ہے میری رائے میں اگر خاص مشقت سے کام لیا جائے تو چھ ماہ میں اظہار مطالب ایک حد تک ایک انسان کر سکتا ہے البتہ ایک سال کی محنت انسان کو (Platform) کے قابل کر دیگی۔ اصل اصول یہی ہے جو اپنی زبان پر حکومت رکھتا ہے وہ دوسری پر بھی آسانی سے کر لیتا ہے +

(۸) مکانات کا کرایہ سستا ہے لیکن کچھ ان لوگوں میں نہ معلوم کیوں معاملات میں پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ کچھ تو مارکس (mark) کی قیمت ہر روز بدلنے کا نتیجہ ہے۔ اسلئے محفوظ طریق یہی ہے کہ کرایہ پر مکان لینے کی جگہ اپنا مکان خرید لیا جائے۔ مکان اس حصہ میں ہونا چاہیئے جہاں اعلیٰ طبقہ کے لوگ رہیں۔ انداز رہائش بھی اعلیٰ ہونی چاہیئے۔ جہاں کہیں جاؤ مغرب اور مشرق میں یہ فرق قائم ہے۔ مشرق میں سادہ پوشی بلکہ بعض مشرقی قوموں کے نزدیک پارچہ پوشی نشان تقدس ہے یہاں "الناس باللباس" یا "الناس بالمکان" یا "الناس بالاموال" پورے طور پر مغرب میں عمل کرتا ہے اس کا لحاظ تخمینہ اخراجات میں کر لینا چاہیئے +

فی الجملہ اشاعت اسلام کیلئے کیا بلحاظ حالات ملک کیا بلحاظ مزاج قومی یا استعداد قومی کل مغربی دنیا میں یہ ایک بہترین مقام ہے اور خدا کی شان ہے کہ اس جگہ آ کر میں نے دیکھا کہ جن اصولوں کی طرف میری طبیعت چار سال سے جاری ہے یعنے سائنس فلسفہ علم تصوف باطنیات اور انہیں سے بعض کے ساتھ آپ کو ہمیشہ مجھ سے اختلاف رہا ہے اس کا میدان جرمنی ہے پہلے ہفتہ تو ان باتوں کا مجھ پر اس قدر اثر ہوا کہ میں اس ارادہ کے قریب آ رہا تھا کہ آپ کو لکھوں کہ ووکنگ کی سرکردگی کیلئے مولوی صدرالدین آ جائیں اور میں یہیں رہوں لیکن بعض دیگر وجوہات نے مجھے روک دیا ایک تو ہرچہ انسان کند لندن انساں جو کچھ یہیں کر سکتا ہوں مجھ سے بہتر مولوی صدرالدین کر سکتا ہے دوسرا میرے سامنے چونکہ چند تصنیفات تھیں اور جن کا ہو جانا اس سفر جرمنی نے اور ضروری کر دیا اسلئے میرے پاس زبان سیکھنے کا وقت نہیں علاوہ ازیں ہماری کتب مشین میں ہیں

(۹) خوراک اخراجات انگلستان کے مقابل نصف لیکن اس پر چنداں حصر نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ سب کچھ مارکس کی قیمت ارزاں ہونے پر ہو رہا ہے اہل جرمن تو نالاں ہیں یہاں گرانی ہے لیکن ہمیں یہاں کی گرانی محسوس نہیں ہوتی کیونکہ ہم اپنا حساب پونڈ شلنگ یا روپیہ آنہ پائی میں کرتے ہیں اسلئے ہمیں یہاں کے اخراجات بہت کم نظر آتے ہیں لیکن اگر یہ ارزانی قیمت مارکس ختم بھی ہو جائے تو بھی یہاں کے ہر قسم کے اخراجات انگلستان کے مقابل کم ہونگے اور ہمیشہ ہوتے ہیں +

(۱۱) یہاں مسلمانوں کی تعداد خاص کر اس شہر میں ڈیڑھ ہزار سے اوپر ہوگی تاتاری ترکی ایرانی عرب سیریانی شامی افغانی الغرض ایشیا کی مختلف قوموں کے لوگ یہاں موجود ہیں کثرت سے تجارت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور بعض طالبعلم ہیں کم از کم یہ لوگ عید پر جمع ہو جاتے ہیں تاتاریوں میں ایک مسجد بھی ہے لیکن صحیح اور باقاعدہ انتظام جمعہ کا یہاں نہیں ہے۔ جو مسجد گورنمنٹ نے ایام جنگ میں بنائی تھی وہ برلن سے ایک گھنٹہ کی مسافت پر ایک قریہ موسوم ونڈرڈاف میں موجود ہے اس کا ایک امام ترکی ہے لیکن اس مسجد کے ارد گرد کوئی اسلامی آبادی نہیں ہے وہ جنگی اغراض کیلئے تھی وہ ترکی اور دیگر سپاہیوں کا کیمپ تھا اسلئے یہ مسجد عیدین میں معمور ہوتی ہے باقی زیارتگاہ ہے یہاں اس وقت زمین اور اجرت تعمیر اور قیمت مسالہ کو اگر سامنے رکھو تو انگلستان چھوڑ کر ہندوستان کے خرچ تعمیر کے مقابل ایک چوتھائی میں جس حیثیت کی چاہو مسجد بن سکتی ہے۔ اسلئے اگر مساعدت وقت اور توفیق خداوندی شامل حال ہوئے تو ہمارے مشن کے قیام میں بہت ہی جلد ایک مسجد کا بن جانا ایک امر یقینی ہے یہ امر مجھ پر بصورت تجربہ روشن ہو چکا ہے۔ بلکہ جو گفتگو میں نے یہاں ایک نو مسلم سے جو اعلیٰ پایہ کا افسر موجودہ گورنمنٹ میں ہے اور ایسا ہی گزشتہ گورنمنٹ میں رہ چکا ہے اس نے بھی ایسا ہی کہا ہے کہ مسجد کی شکل اور اس کا وجود جس قسم کی مبلغیت کر سکتا ہے وہ مغربی دنیا میں اشاعت تصنیف اسلامی سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور میں تو انگلستان کے متعلق اس نتیجہ پر متیقن ہو چکا ہوں آیندہ اگر کوئی ذریعہ رفتار قبولیت اسلام کو انگلستان میں تیز کرنے کا ہے تو لندن میں مسجد کا بنانا ہے خدا کے فضل سے لندن مسلم ہاؤس اب پھر بارونق ہوتا جاتا ہے لیکن اس سے کئی گنا نتائج مسجد کے وجود سے مترتب ہونگے +

(۱۲) اس وطن میں بعض مشکلات بھی ہیں پالیٹکس کی ہوا بہت زور سے ہے اور سطح مختلف شکلوں میں چل رہی ہے کہ اس سے متاثر نہ ہونا بھی ایک مرد کا ہی کام ہے پالٹکس میں خصوصاً ہماری جماعت کا دخل دینا اسلئے بھی نامناسب ہے کہ ہمارے مشن ایسی قوموں میں ہیں جو پولیٹیکل آراء میں ایک دوسرے سے متفق نہیں اسلئے ہمارا (Platform) جب تک پالٹیکس سے الگ نہ ہو وہ اقوام مختلفہ کیلئے مشترک (Platform) نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جس جس قدر انسان سے میں یہاں ملا۔ میں نے کسی نہ کسی انداز پر اسے سمجھایا کہ ہمیں پالٹکس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس کام کو جو ہم یہاں شروع کرنے لگے ہیں پالٹکس سے کوئی تعلق ہوگا اس امر کو ان میں سے اکثر نے نظر استحسان سے دیکھا۔ بدقسمتی سے یہاں چند ہندوستانی ہیں۔ جن میں سے بعض بالشویک خیالات کے ہیں بعض انقلاب پسندی کے انتہائی مقام پر پہنچے ہیں بعض ایسے لوگوں کا بھی یہ علاقہ ملجا و مامن ہے۔ کہ جن کیلئے ہندوستان میں رہنا شاید مشکل ہو۔ ان لوگوں کی ایک جماعت یہاں ہے۔ انہیں سے صرف ایک یا دو آدمی کے ملنے کے بعد جب انہیں یہ علم ہوا کہ میں پالٹیکس سے ہمیشہ الگ رہتا ہوں پھر کسی کو مجھے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ یا یہ کہنا بہتر ہوگا کہ وہ مجھے نہیں ملے ہمارے ممبران مشن کو جو یہاں ہونگے۔ تو ان سے کیا تعلق ہوگا۔ لیکن یہاں جو ہندوستانی طلباء آئے ہیں وہ بالضرور ان کے حلقہ اثر سے باہر رہنا چاہئیں کیونکہ طالبعلموں کو ان باتوں سے کیا سروکار ہے میں تو ہر ایک شخص کو یہی مشورہ دونگا کہ وہ اپنے بچے کو جرمنی بھیجنے سے پہلے اس بات کا فکر کرے کہ اسکی اولاد مذکورہ بالا حلقوں کے اثر سے باہر رہ سکے مشکل ہے کہ جس قدر اعلیٰ علوم و فنون مقابلۃً بہت ارزاں خرچ پر اور فاضلوں سے سکھائے جاتے ہیں اسکی نظیر کہیں اور نہیں +

خواجہ کمال الدین از برلن جرمنی

انجیل راحت

(از قلم محمد یعقوب خان بی اے - بی ٹی)

یہ پاک کتاب ان الفاظ میں ایک مومن کے لئے تسلی کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔ اور ایک مسلم کیلئے ہمیں نہایت مسرت افزا مژدہ ہے۔ اگر آج ہم اپنی زندگی میں ایک مکمل تبدیلی پیدا کرلیں۔ اور خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے وقت قویٰ اور روپے کا صحیح استعمال کرنے لگجائیں تو کامیابی ہماری راہ میں پھول نچھاور کریگی۔ اور دولت طاقت عظمت و شوکت عمل کے پیچھے سایہ کی طرح چلے آئینگے۔ قرآن کریم سے پہلے بھی لوگ خداوند تعالیٰ کی صفات کا علم رکھتے تھے لیکن اسلام نے آکر خدا کی ایک نئی صفت کو بیان کیا۔ تمام دُنیا خداوند تعالیٰ کو رحیم مانتی چلی آئی ہے لیکن اس رحم سے بالکل نا آشنا تھی جو خدا کی صفت رحمانیت کے ذریعہ ظہور میں آتا ہے۔ اس صفت کو سب سے پہلے اسلام نے ہی بیان کیا ہے۔ ایک انسان کسی خاص مقصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن حصول مطلب کیلئے ضروری سامان نہیں رکھتا۔ وہ حیران ہے کہ کیا کرے باوجود بے سروسامانی کے بیکار نہیں بیٹھتا۔ وہ کوشش کرتا ہے۔ جب وہ پہلا قدم اُٹھاتا ہے تو خداوند تعالیٰ کا رحم اس کی اعانت کے لئے آجاتا ہے۔ اور اسکے لئے ضروری سامان مُہیا ہوجاتا ہے۔ اور جب وہ منزل مقصود کی طرف جاتا ہے تو ہر ایک موقع کے مطابق خداوند تعالیٰ اسکی مدد کرتا ہے یہ خداوند تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہے جو ایک صاحب عمل کیلئے ظاہر ہوتی ہے اس صفت سے متمتع ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ پہلا قدم انسان خود اُٹھائے۔ گو اسے کوئی ظاہری سامان نظر نہ آتا ہو۔ اگر میدان عمل میں ہم استقلال کے ساتھ گامزن ہوجائیں۔ تو رحمن ضرور ہمارے لئے سامان مہیا کردیگا۔ خداوند تعالیٰ کو رحمن ظاہر کرکے قرآن کریم نے تمام دُنیا کو ممنون احسان بنالیا ہے۔ اس نئے خیال نے انسان کے قویٰ میں ایک زبردست

تحریک پیدا کردی۔ زندگی کا یہ نیا فلسفہ انسان کی قوت عمل کو ہی اس کا سرمایہ قرار دیتا ہے۔ اس فلسفہ میں ایک کامل انسان کیلئے جو ہمیشہ تصویر کا سیاہ رخ دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے ایک امید افزا مژدہ ہے یہ اسے اپنے قوی اور خداداد طاقتوں کے استعمال کی طرف توجہ دلانا۔ اس کے بعد کامیابی کا سہرا رحمٰن کے ہاتھوں ہی اس کے سر بندھیگا عیسائی مذہب بھی دنیا میں ایک نئی برکت لانے پر نازاں ہے۔ اسلام میں تو خدا کے رحم اور صفت رحمانیت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ کسی انسانی فعل کے عوض یا بدلہ میں ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ ان سے تو خدا کا عام فضل مراد ہوتی ہے۔ لیکن عیسائی مذہب ایسے رحم کو تسلیم نہیں کرتا۔ جو بغیر عوض اور بدلے کے نازل ہو خاص کر جبکہ انصاف کے تقاضوں کو بھی پورا کرنا ہے۔ اس حالت میں خدا پہلے انصاف سے کام لے کر پھر رحم کا اظہار کریگا۔ خدا کے اس اعلے اخلاق کے متعلق حضرت مسیح کو تو کوئی علم نہ تھا۔ اور نہ ہی اس کا علم نبیوں کے اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ اس عقیدے کی جھلک پولوس کی تعلیم میں موجود ہے جو دراصل عیسائیت کا بانی ہے۔ یہ عقیدہ کہ خدا بغیر بدلہ کے رحم نہیں کرتا۔ اسلئے گھڑا گیا۔ تاکہ کفارے کے مسئلے کو جائز تسلیم کرلیا جائے حضرت آدم ایک گناہ کے مرتکب ہوئے۔ آپ اور آپ کی اولاد بغیر سزا کے نہیں بچ سکتی۔ خدا کے انصاف کا یہ تقاضا تھا کہ سزا دی جائے لیکن خدا کا رحم انسان کی نجات کا خواہاں تھا۔ کیونکہ انصاف کے تقاضے کو پورا کرنا بھی ضروری تھا۔ اسلئے خدا نے اپنی محبت کے سبب اپنے بیٹے کو زمین پر بھیجا اور وہ دنیا کے گناہوں کے عوض مصلوب ہو کر کفارہ ہو گیا۔ یہ ہے وہ حکایت جو پولوس نے ایجاد کی۔ حیرانی ہے کہ ان حکایات کو مذہبی اصولوں میں دخل ہے۔ ایک طرف تو خدا کو رحم کرنیوالا ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف وہی خدا رحم کا عوض چاہتا ہے یہ دو متضاد باتیں ہیں۔ وہ رحم جو عوض کو چاہے رحم نہیں کہا جا سکتا ہاں انسان کے ایک فعل کا اگر سو گنا اجر ملے تو اسے رحم کہینگے لیکن سزا دے کر ایک گناہ کو معاف کرنا کہاں کا رحم ہے۔ سزا چاہے ملزم بھگتے یا اس کے عوض کسی اور کو بھگتنی

پڑے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جہاں تک رحم کرنے والے کا تعلق ہے۔ اس نے کوئی رحم نہیں دکھایا۔ کیونکہ اس نے تو گناہ کے مطابق سزا دیدی۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ خدا کے اس فعل میں جسے کفارہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انصاف کا نام و نشان نہیں۔ عدل کیلئے فریقین کا ہونا لازمی جو انصاف کرنے والے کی ہستی سے علیحدہ ہوں۔ لیکن جہاں گناہ کرنے والا ہو۔ اور جس کے خلاف گناہ کیا گیا ہے صرف وہی ہوں تو اس حالت میں عدل کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر گناہ کرنیوالے کو سزا دی جائے تو وہ ذاتی انتقام لینے کے مترادف ہوگا۔ اسے انصاف کا فعل ہرگز نہیں کہیں گے۔ یہاں صرف یہی کہدینا کافی ہے کہ یہ عقیدہ کوئی نیا عقیدہ نہیں جیسا کہ دعویٰ کیا جاتا۔ بلکہ وہی پرانی حکایت ہے۔ جو ایک ناراض دیوتا کا تعلق قربانی کے خون سے انسان کے ساتھ دوبارہ قائم کرتی ہے۔ اس بت پرستی کے عقیدے کو مختلف طریق سے چھپانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ انسان کے اخلاق پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ اگر انسان نے خدا کے اخلاق کو اختیار کرنا ہے۔ تو اس عقیدے سے اسکے اخلاق میں کوئی قابل رشک ترقی نہیں ہوسکتی۔ یہ انسان کو احسان جیسی بلند صفت سے مبرا کردیتا ہے۔ کیونکہ احسان کسی بدلے کی توقع نہیں رکھتا۔ اس عقیدے نے اہل مذہب کے اخلاق پر جو اثر ڈالا ہے وہ ظاہر ہے۔ یہاں کوئی نیکی ممکن نہیں جسمیں بدلے کی امید نہ ہو۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ اس خدا کے پیرو جو بغیر عوض کے رحم کرنا جانتا ہی نہیں۔ اعلےٰ اخلاق سے مبرا ہوں۔ وہ نیا مذہب جس نے انسان کی پوشیدہ طاقتوں کو ظاہر کردیا۔ اور قرون اولے کے مسلمانوں کے ذریعہ تمام دنیا کی کایا پلٹ دی۔ وہ صفت رحمانیت ہی کا اظہار تھا۔ قدرت کی اور اشیاء کی طرح انسان کو بھی بعض ایسی ضروریات لاحق ہیں کہ جن کے پورا ہونے پر اسکی بہبودی اور زندگی کا انحصار ہے۔ ان ضروریات کو پیدا کرنے کیلئے سامان بہم پہنچانا انسانی طاقت سے باہر ہے بعض ضروریات ایسی ہیں کہ اگر وہ ہمارے دنیا میں آنے سے پہلے ہی پوری نہ ہوجائیں تو ہماری زندگی دشوار ہے

بچہ پیدا ہونے سے بہت پہلے ماں کا دودھ موجود ہوتا ہے۔ ہوا۔ پانی۔ آسمان اور زمین غرضیکہ قدرت کی ہر ایک شے ایک بچے کی زندگی کیلئے لازمی ہے۔ خداوند تعالیٰ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اس نے ہماری ضروریات زندگی کے تمام سامان مہیا کر دیئے ہیں اس کا یہ رحم کسی ہمارے فعل کے بدلے میں نہیں بلکہ یہ تو محض اس کا فضل ہے اور صفت رحمانیت کا اظہار ہے۔ ہمارا ہر ایک فعل ایسے سامان کو چاہتا ہے جو پہلے سے ہی موجود ہوں۔ اور جسے پیدا کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ ایک بڑھئی یا لوہار کی دستکاری سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر خداوند تعالےٰ نے لکڑی لوہے اور آگ کو پہلے سے ہی پیدا نہ کیا ہو۔ اسی طرح انسان کے مختلف مشاغل اور افعال ایسی چیزوں سے وابستہ ہیں جنہیں پیدا کرنا ہماری قدرت میں نہیں۔ خداوند تعالےٰ کے افضال مذہب و ملت رنگ اور ملکی تفریقات سے بلند ہیں۔ ہماری محنت کے نتائج میں بھی خداوند تعالیٰ کی صفت رحیمیت کام لیکر سوگنا بدل دیتا ہے۔ ایک حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا خداوند تعالیٰ کی رحمانیت بلا تفریق سب پر نعمتیں نازل کرتی ہے لیکن صفت رحیمیت کا اظہار صرف ایک مسلم پر ہی ہوتا ہے۔ یہ ایک حقیقت تھی جسے مسلمانوں نے نہیں سمجھا۔ انہوں نے اسکی ایسی تشریح کی کہ اپنی ہی تباہی کا سامان کر لیا۔ وہ اس کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان خدا کے برگزیدہ بندے ہیں۔ ان کافروں کو اس چند روزہ دنیا میں خدا کی رحمانیت سے فائدہ اٹھا لینے دو۔ دوسری زندگی میں جہاں رحیمیت کا اظہار ہوگا۔ وہاں تو ہم ہی ہم ہونگے۔ اور یہ کافر محروم رہینگے۔ اور تمام انعام مسلمانوں کو ہی ملیگا بیشک رحیمیت کا اظہار مسلمانوں پر ہی ہوگا۔ لیکن مسلمان کون ہے۔ ایک شخص صرف دعوے سے ہی مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ سچا مسلمان تو وہ ہے جو عمل کرتا ہے۔ مذہب اسلام کا مقصد تو انسان کو مایوسی سے نجات دینا ہی تھا تاکہ ظاہری سامان کی عدم موجودگی اسکے رستے میں حائل نہ ہو جائے۔ اسی لئے قرآن کریم کی ہر ایک سورت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ ہر ایک کام کو شروع کرنے سے پہلے

تمہیں ان الفاظ کو دوہرانے کا حکم ہے۔ تاکہ ہر ایک انسان پر روشن ہو جائے کہ رحمٰن نے ہماری ضروریات کیلئے پہلے سے ہی سب سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ صرف ہم نے اپنی طاقتوں کو کام میں لاکر ان سے فائدہ اٹھانا ہے۔ مثال کے طور پر غلہ ہماری زندگی کیلئے ایک ضروری چیز ہے جسے پیدا کرنے کیلئے ہم قدرت کے تمام عناصر کے زیر احسان ہیں۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ ہوا۔ پانی۔ بادل۔ الغرض اگر ان میں سے ہر ایک ہماری خدمت نہ کرے۔ تو ہم ایک دانہ بھی پیدا نہیں کر سکتے بغیر کسی معاوضہ کے خداوند تعالیٰ نے ان تمام عناصر کو ہماری خدمت پر کمر بستہ کر دیا ہے لیکن ان سے کام لینے کیلئے پہلا قدم ہم نے اٹھا کر اپنے قوے کو استعمال میں لانا ہے ✦

یہ ہے مفہوم اس حدیث کا جس میں نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ اگر انسان خدا کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے تو خدا دس قدم چلکر اس کا استقبال کرتا ہے۔ رحمٰن نے ہمارے لئے تمام ضروری سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ اور ہم میں وہ قوے رکھ دیئے جن کے ذریعہ ہم اسکی صفت رحیمیت کے مورد فضل بن جاتے ہیں ✦

بیاض صوفی

(انسان کی پوشیدہ طاقتیں اور معجزات)

ایک بیٹری کے ذریعہ جو الکٹرسٹی پیدا ہوتی ہے وہ اس الکٹرسٹی سے بالکل مختلف ہے جو انسانی ضمیر کے تابع ہوتی ہے۔ اولاً ذکر حیوانی طاقت کا مجموعہ ہے۔ اور دوسری وہ طاقت ہے جو ایک خاص مقصد کیلئے عمل میں آتی ہے جسے ہم ٹیلیگراف ٹیلیفون اور بغیر تار کے سلسلہ خبر رسانی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ انسانی دماغ بھی ضروری اوزار کی مدد سے الکٹرسٹی کے ذریعہ ہی اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ ضروری سامان کے فقد

یہ اس برقی طاقت کو اپنی مرضی کے ماتحت نہیں لا سکتا۔ فرض کرلو۔ کہ انسان کا دماغ ایک الکٹرسٹی کی بیٹری میں داخل ہو جائے۔ اور اس مادی لباس کی بجائے ایک برقی لباس اختیار کرے۔ تو اس حالت میں انسان وہ کام کرنے کے ناقابل ہو جائیگا۔ جنہیں وہ اب آلات برقی سے سرانجام دے رہا ہے بعض اوقات ہم نے سینکڑوں میل کا سفر کرنا ہوتا ہے۔ انسان کی دلی خواہش یہی ہوتی ہے کہ برقی لہر کی تیزی سے منزل مقصود پر پہنچ جائے لیکن اس کا مادی جسم اس مقصد کے پورا ہونے میں حائل ہو جاتا ہے۔ اسلئے وہ ایک تیز سواری کی طرف رجوع کرتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں اگر برقی طاقت سے چلنے والی ریل دستیاب ہو سکے تو وہی پسند کیجاتی ہے۔ انسان کا جسم اگر برقی طاقت سے بنا ہو تو یہ ایک لمحہ میں جہاں چاہے جا سکتا ہے۔ یہ کوئی محال امر نہیں۔ کیونکہ ہماری دماغی کیفیت اسے ظاہر کر رہی ہے جس چیز کا ہم خیال کرتے ہیں۔ اس کا نقشہ ہمارے دماغ میں آجاتا ہے لیکن وہی چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کا مشاہدہ ہم نے پہلے کیا ہو۔ روزانہ گفتگو میں ہم اسے طاقت متصورہ کہتے ہیں۔ ایک برقی جسم رکھتے ہوئے ہم ہر ایک مقام پر پہنچ کر اس کے ماحول کا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ گذشتہ اشاعت میں اسی مضمون کے نیچے میں نے اپنے ذاتی تجربہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر میں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے شخص کے گھر میں پایا جو چار میل کے فاصلہ پر تھا۔

ایتھر اپنی ابتدائی ترتیب میں الکٹرانز (برقی ذرات) کو پیدا کر دیتا ہے جو بہت سی پیچیدہ تبدیلیوں سے گذر کر جسم انسانی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن پر دماغ کی حکومت ہوتی ہے۔ انسان کا جسم بھی الکٹرسٹی کی ایک خاص قسم اپنے اندر رکھتا ہے لیکن اس پر چند ایک حجاب پڑے ہوئے ہیں جو اسکی برقی طاقت کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ ہماری دیکھنے اور سننے کی قوتیں اسی برقی طاقت کے ذریعہ حیرت انگیز کرشمے دکھا سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ بھی برقی ذرات کی پیچیدگیوں سے

پیدا ہوئی ہیں۔ خواب اور رویا میں جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں۔ وہ ان قویٰ کو خوب ظاہر کرتی ہیں۔ خواب کی حالت میں ہماری مادی فطرت ساکت ہو جاتی ہے بالفاظ دیگر ہماری برقی طاقتیں ان حجابوں کو دور کر کے آزاد ہو جاتی ہیں۔ اور ہماری آنکھیں اور کان معمول سے زیادہ دیکھنے اور سننے لگ جائیں۔ یہ عجب نہیں کہ ہماری مخفی بصیرت بعض اوقات آئندہ واقعات کو صوفیوں کا اسبات پر ایمان ہے کہ تمام واقعات جو مستقبل میں رونما ہوتے ہیں۔ ان کا اظہار پہلے اور عالموں میں بھی ہوتا ہے۔ اور جس عالم میں وہ ہوتے ہیں۔ اُن کی شکل بھی اسی کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر وہ برقی عالم میں ہیں تو ان کی شکل بھی برقی ذرات ہی کی ہوگی۔ اسی لئے اگر خواب میں ہم کچھ دیکھتے ہیں تو اسکی تعبیر کچھ اور لیتے ہیں +

پچیس سال کا عرصہ ہؤا میں نے خواب میں کسی شخص کا نام آسمان پر ستاروں سے لکھا ہؤا دیکھا۔ جو اتنا روشن تھا کہ اسے سب پڑھ سکتے تھے۔ اس وقت وہ شخص نامعلوم تھا لیکن آج تمام مُسلم دنیا میں اس کا نام بچے بچے کی زبان پر ہے انہیں دنوں میں ایک رات مکان کی چھت پر سو رہا تھا میرے قریب ہی ایک اَور شخص بھی تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور تمام آسمان پر ستارے کھلے ہوئے تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک روشن ستارہ آسمان پر نکلا ہے۔ اسکی روشنی چاند سے بھی زیادہ ہے لیکن انسان اسکی طرف دیکھ سکتا ہے۔ اچانک اسمیں سے روشنی کی ایک شعاع نکلکر مغرب کی طرف گئی۔ اور پھر اس کا رُخ زمین کی طرف ہو گیا۔ بہت دُور اُفق کی جانب جہاں زمین کے ایک ٹکڑے میں بہت سی کانٹوں کی جھاڑیاں اُگی تھیں۔ وہاں یہ شعاع نہایت تیزی سے اِدھر اُدھر حرکت کرنے لگی۔ یہانتک کہ ان جھاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ اور بہت سی زمین صاف ہوگئی۔ روشنی کی یہ شعاع اسی ستارے میں جا ملی۔ اور پھر اسمیں سے نکلکر مشرق کو منور کرتی ہوئی ایک زمین کے ویسے ہی قطعہ پر پڑی جسمیں کانٹوں کی جھاڑیاں تھیں۔ اور پہلے کی طرح اسے بھی

صاف کر دیا۔ یہ نظارہ ایسا عجیب تھا۔ کہ میں اس شخص کو جو میرے قریب ہی سو رہا جگائے بغیر نہ رہ سکا ئے خواب میں ہی میں نے اُسے جگایا اور وہ اس نظارے کو دیکھ کر بہت خوش ہؤا۔ پھر میں نے اس سے وقت پوچھا جس پر اس نے گھڑی نکال کر بتایا کہ دو بجے ہیں۔ یہاں میری خواب ختم ہوئی۔ اور میں بیدار ہو گیا میری زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ باغبان آ گیا ہے۔ وہ ان تمام درختوں کو جو پھل نہیں دیتے کاٹ کر جلا دیگا۔ اب واقعی میں نے اس شخص کو جگایا اور اس سے وقت پوچھا۔ یہ وہی تھا۔ جو اس نے خواب میں بتایا تھا۔ اس نے پر ظاہر ہو گیا۔ کہ خواب کا باقی حصہ بھی سچا ہے۔ میں جانتا تھا کہ اس خواب سے کیا مُراد ہے۔ لیکن میں اسے یہاں ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ اس خواب میں ایک بڑے اہم معاملہ کی طرف اشارہ تھا۔ اٹھائیس برس ہوئے ہیں میں نے جس واقعہ کو ستارے کی ایک چمکدار شعاع کی شکل میں دیکھا۔ اسے اس دنیا میں ظاہر ہونے کیلئے اتنے برس لگے۔ شاید یہ واقعہ اس وقت ستاروں کی دُنیا میں ہو۔ اگر یہ کسی اور عالم میں ہوتا تو اسی کے مطابق کوئی شکل اختیار کر لیتا۔ صوفیوں نے اس مضمون پر بہت سی تصانیف کی ہیں جو صدیوں نکے ذاتی تجربہ پر مبنی ہیں۔ اور انہیں خوابوں کی تعبیر کا ذکر بھی ہے۔ میں نفس مضمون کی طرف آتا ہوں۔ ہمارا مادی جسم جو دماغ کے تابع ہے۔ یہ برقی ذرات سے ہی پیدا ہوا ہے۔ اگر ہم مختلف طریق سے اسکی صفائی اور تہذیب کریں۔ تو یہ ممکن ہے کہ جسم کا دنیاوی حصہ پر موت وارد ہو جائے۔ اس طرح جسم کا برقی حصہ دماغ کی حکومت میں آزادی سے اپنا فعل شروع کر دیگا۔ اور ہم سے وہ باتیں ظاہر ہونگی جنہیں لوگ معجزات سمجھنے لگیں گے۔

بیجان مادہ میں اگر الکٹرسٹی داخل ہو جائے تو وہ حرکت کرنے لگتا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں ایک بیٹری کی ضرورت ہے۔ ہمارے اندر برقی طاقت موجود ہے۔ اگر اسے استعمال کرنا سیکھ لیں جس طرح بیٹری کی الکٹرسٹی کو استعمال کرتے ہیں

تو حضرت موسیٰ کے لیئے لکڑی کا سانپ بنا دینا کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ ایک انسان جو ابھی مرا ہو وہ کچھ عرصہ کیلئے کھڑا ہو کر حرکت کے قابل ہو سکتا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ یا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسا انسان جس نے اپنی مادی فطرت کو برقی قطرت میں تبدیل کر لیا ہے اسے چھو دے۔ مختلف مذاہب کی مقدس کتابوں میں جو مردے جلانے کے معجزات پائے جاتے ہیں وہ صرف کچھ عرصہ کیلئے ہی دوبارہ زندہ ہوئے۔ بعض کہیں گے کہ انبیا نے جن مُردوں کو جلایا ان میں کئی ایک بڑی عمر تک زندہ رہے لیکن تاریخ اس معاملہ پر خاموش ہے۔ ممکن ہو کہ وہ لوگ جنہیں دوبارہ زندگی ملی مرے ہی نہ ہوں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوا ہو کہ وہ مر گئے ہیں۔ اس حالت میں جب انہیں دوبارہ زندہ کیا ہو۔ تو ان کا بڑی عمر تک زندہ رہنا ممکن ہو سکتا ہے۔ مغرب میں لوگ رُوحانی پیغام حاصل کرنے کے درپے ہیں لیکن اسے ہم لہو ولعب سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ چند لمحوں کے لئے ایک انسان کا دنیاوی عنصر ساکت ہو جاتا ہے۔ اور اسے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکی دیکھنے اور سننے کی طاقت حسب معمول کام کر رہی ہیں ایک انسان کے اعلےٰ قوٰی کا ثبوت ہے۔ جن کی تربیت کرنا اس کا فرض ہے۔ یہ اس کا پیدائشی حق ہے جسے اس نے حاصل کرنا ہے۔ عین اس موقعہ پر جب مغربی ممالک میں مادہ پرستی نے انسان کے اعلےٰ جذبات اور آئندہ زندگی کے ایمان کو مفقود کر دیا۔ خداوند تعالیٰ نے انسان کی پوشیدہ طاقتوں کا ثبوت دینا شروع کیا۔ آخرت کے انکار سے مذہب اور اخلاق کا نام ونشان نہیں رہتا۔ خداوند تعالیٰ نے اس موقع پر ہماری مدد کی اور مادی سائنس کے بڑے بڑے حامیوں نے اپنی آنکھوں عالم ارواح کے رہنے والوں کو دیکھ لیا۔ آخرت پر ایمان مضبوط کرنے کا یہ ایک ذریعہ ہے۔ اس طرح ایک انسان بہشت میں داخل ہونے کے قابل بن سکتا ہے۔ اور وہ موت کے بعد قبر کے دروازے سے گزر کر ہی

ممکن ہے مسلم صوفی جن گڑھوں اور لہو ولعب سے ڈرتے تھے۔ افسوس ہے کہ مغرب انہی کی طرف جارہا ہے بعض روحوں کی ملاقات کو ہی اپنا مذہب سمجھنے لگ گئے دھوکہ بازی کیلئے میدان وسیع ہوگیا ہے +

کچھ اور کہنے سے پہلے میں اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں جو ایک مسلم صوفی کے دل میں پیدا ہوسکتی ہے ایک مغرب کے رہنے والے کو سمجھانے کے لئے میں نے انسان کے جسم کا تعلق برقی ذرات سے ظاہر کیا ہے۔ ایک مسلم جس کا ایمان قرآن کریم پر مبنی ہے۔ وہ تمام دنیا کا آغاز اللہ کے نور میں دیکھتا ہے خداوند تعالیٰ نے ہمیں اپنے نور سے پیدا کیا۔ لیکن جب اس نور نے دنیاوی جسم اختیار کیا تو اس پر کئی ایک حجاب پڑ گئے۔ ہمیں حیوانی جذبات کی تہذیب کرکے ان میں تمام عالم کا احساس کرنا ہے جس سے خداوند تعالیٰ کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہمارا دماغ دنیاوی لباس کو ترک کرکے اس نور کو اختیار کرتے تو وہ ساتویں آسمان پر پہنچ سکتا ہے۔ ہزاروں میل کے فاصلہ سے سن سکتا ہے اور بہت سے عجائبات اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تمام باتیں ایک انسان کے لئے ممکن ہیں۔ تو کوئی عجب نہیں اگر نبی کریم صلعم نے معراج کی رات کو ایک لمحہ میں ساتوں آسمانوں کی سیر کرلی ہو۔ دنیاوی عناصر جو نور کے افعال میں روک تھا۔ جب دور ہوگیا۔ تو نور اپنی اصلی تیزی سے عمل کرنے لگا جس طرح سورج کی روشنی زمین تک پہنچتے ہیں لاکھوں میل کا فاصلہ طے کرلیتی ہے۔ اسی طرح یہ نور بھی لاکھوں میل کا سفر اسی تیزی سے طے کرلیتا ہے شب معراج کے دوسرے دن جب دشمنوں نے اسکے متعلق سُنا تو وہ تحقیق کرنے کے لئے نبی کریم صلعم کے پاس آئے۔ معراج کی رات پہلے آپ مکہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے جہاں آپ نے انبیا کی روحوں سے ملاقات کی پھر آپ آسمان پر گئے۔ اپنی زندگی میں آپ نے بیت المقدس کو نہیں دیکھا تھا۔ ابوسفیان مکہ کا ایک سردار نبی کریم صلعم کا سخت دشمن تھا۔ اس نے معراج کی سچائی معلوم کرنے کیلئے آپ سے حضرت سلیمانؑ کی

عبادتگاہ کے متعلق پوچھا اور اس کے ستون گننے کیلئے کہا نبی کریم صلعم فرماتے ہیں۔ کہ یہ عبادتگاہ اس وقت جس حالت میں تھی میرے سامنے آ گئی۔ باقی معاملہ آسان تھا۔ ایک چیز جو آپ کے پیش نظر تھی اسکے بیان میں آپ کیسی غلطی کر سکتے تھے نبی کریم صلعم کے دل سے برقی جامہ اختیار کر لیا تھا۔ اسلئے یہ چشم زدن میں جہاں چاہے جا سکتا تھا۔ حال ہی میں سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ تمام چیزیں جنمیں زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ سب ایک ہی مادہ سے بنی ہیں درخت حیوان اور انسان ایک ہی قسم کے ذرات اور عناصر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس پر بھی یہ تینوں مخلوقات ایکدوسرے سے جدا ہیں۔ اسیطرح دھاتیں بھی اپنے وہی عنصر رکھتی ہیں۔ اور نباتات میں پہنچ کر ان کے اندر بہت سی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اور جسم انسانی میں تبدیل ہو کر ان میں حرکت اور احساس کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ نباتات کے ذرات جمادات سے زیادہ صاف ہوتے ہیں اور حیوانی جسم میں آکر پاکیزہ ہو جاتے۔ انسان کے جسم میں یہ ذرات بہت ہی لطیف شکل میں ہوتے ہیں۔ اگر ہم ایک بندر اور انسان کے دماغ کا مقابلہ کریں تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ مختلف دماغ ایک ہی مادہ سے بنے ہیں۔ لیکن ذرات اور دماغی خانوں کی زیادتی ترقی کو ظاہر کرتی ہے ایک ناخواندہ انسان کی نسبت ایک تعلیمیافتہ انسان کے دماغ میں زیادہ خانے ہوتے ہیں۔ ایک مہذب انسان کا دماغ اشیا کے معمولی سے معمولی فرق کو محسوس کرتا ہے۔ جن کا ایک غیر تربیت یافتہ انسان کے دماغ پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ عالم نباتات میں ذرات کا لطیف ہوتا نشو ونما کا موجب ہو جاتا ہے اور جسم حیوانی میں اس حرکت اور احساس کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر ذرات اور لطیف ہو جائیں تو فہم اور ضبط جیسی صفات پیدا ہو کر احساس میں حیرت انگیز ترقی ہو جاتی ہے۔ اگر جسم انسانی کے ذرات اس سے بھی زیادہ لطیف ہو جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ہمارے تمام قویٰ ترقی کر جائیں۔ ایک حیوان کا دماغ انسان کے دماغ

کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ گو دونوں کے دماغ ایک ہی مادہ سے بنے ہیں فرق صرف ذرات کے لطیف ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ حیوانی دماغ اپنی نگاہ کے دائرہ میں ہی محدود ہوتا ہے لیکن ذرات کے لطیف ہونے کے سبب انسانی دماغ ستاروں کی دنیا میں نہایت آسانی سے پہنچ جاتا ہے۔ اگر یہ امر دماغی کیفیت کیلئے صحیح ہے تو باقی تمام پوشیدہ قویٰ کیلئے بھی یہی درست ہونا چاہئے۔

قرآن کریم کی اخلاقی تعلیم

قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئاً و بالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم ولا تقربوا الفواحش (ترجمہ) کہو ادھر آؤ۔ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں۔ وہ یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تم کو رزق دیتے ہیں۔ اور ان کو بھی اور بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ۔

مندرجہ بالا الفاظ کو الہام ہوئے گو تیرہ سو برس گزر گئے ہیں لیکن در اصل یہ موجودہ زمانہ کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ہی نازل ہوئے۔ بہت سی اخلاقی خرابیاں جو تہذیب جدیدہ نے پیدا کر دی ہیں۔ پیدائش میں کمی واقع ہو جانا ان سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ بچوں کی پیدائش کو روکنے کے لئے بہت سی تدابیر ایجاد کی ہیں۔ اس کے متعلق تصانیف موجود ہیں جنہیں شادی شدہ عورتیں اور ناکتخدا لڑکیاں نہایت شوق سے پڑھتی ہیں۔ یہی غنیمت ہے کہ ایسی کتب جہیز کا ایک حصہ نہیں بعض ممالک میں پیدائش کی کمی کے خلاف سلطنت کیطرف سے بہت سی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ فرانس نے تو اس مقصد کیلئے خاص وظائف

مقرر کیئے ہیں۔ اس خودکشی کے طریق عمل کو اختیار کرنے کیلئے لوگوں کے پاس دو وجوہات ہیں۔ بہت سے لوگ شادی کو اپنی ناجائز آزادی میں ایک روک تصوّر کرتے ہیں۔ اسی سبب سے بہت سے بچے دن کی روشنی نہیں دیکھنی پاتے۔ اور شہوت پرستی کے دیوتا کی بھینٹ ہو جاتے ہیں۔ بعض اس خیال سے شادی کو پسند نہیں کرتے کہ بچوں کے پیدا ہونے سے اخراجات بڑھ جائیں گے۔ اور ان کے آرام و آسائش میں فرق آجائیگا۔ شادی شدہ عورتیں حمل سے جان چراتی ہیں۔ اور اسے ضائع کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتیں۔ ان باتوں سے جو نقصان سوسائٹی کو پہنچتا ہے۔ وہ عیاں ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیات اس برائی کو جڑھ سے منقطع کر دیتی ہیں۔ اوّل مادہ تولید کو دیدہ و دانستہ ضائع کرنا قتل کے مترادف ہے وہ زندگی جو اپنے آغاز میں ہی تباہ ہو گئی ہو۔ سوسائٹی کے لئے ایک بڑے نقصان کا موجب ہے۔ کون جانتا ہے کہ وہ روحیں بنی نوع انسان کیلئے برکت کا موجب ہوتیں۔ اور انہی میں سے شاید کوئی خوش الحان شاعر یا کوئی بڑا فلسفی یا سائنسدان یا ایک مصوّر پیدا ہو جاتا۔ یقیناً ایک ایسا گناہ جس کے بد اثرات سے اتنا نقصان ہو۔ اس آسانی اور اطمینان قلب سے اس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے مفلسی کے ڈر یا شہوت رانی کے خیال سے ہمیں اس گناہ کی طرف مائل نہیں ہونا چاہیئے جو ایسے برے نتائج اپنے اندر رکھتا ہے۔ شہوت رانی کی غرض سے شادی نہ کرنا ایک بڑا گناہ ہے۔ افزائش نسل کیلئے جو فرض ہم پر عائد ہے مفلسی کا خیال اس کے پورا کرنے میں مائل نہیں ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم ہمیں یقین دلاتا ہے۔ کہ خدا سب کا رازق ہے اور جو روح اس دنیا میں آتی ہے اس کے لئے وہی تمام سامان مہیا کر دیتا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ وہی اپنی مخلوق کا رازق ہے +

خریداران اشاعت اسلام کیخدمت میں التماس ہے کہ وہ ازراہ کرم وہ خط و کتابت کے وقت اپنی خریداری چٹ کا نمبر ضرور لکھدیا کریں + مینجر

ملفوظات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب

ہم اپنی آوازوں اور تلفظ سے جو زبان کا ایک ضروری حصہ ہے اپنا مفہوم ادا کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے عربی زبان تمام دیگر زبانوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ عربی کے الفاظ نہایت فصیح اور پُر معنی ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ اپنے معنی خود ہی ظاہر کر دیتے ہیں جیسے ان دو مثالوں سے واضح ہو جائیگا۔ کتاب ایک عربی لفظ ہے جو کتب سے نکلا ہے جس کے معنی لکھنا جمع کرنا سینا اور بند کرنا ہے۔ اگر ہمیں لفظ کتاب کے معنوں کا پہلے کوئی علم نہ ہو تو بھی اس لفظ کا مادہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک چیز جو لکھی گئی اور جمع کر کے سی کر محفوظ کی گئی ہو اسے کتاب کہتے ہیں دوسری زبانوں میں کتاب کیلئے جو الفاظ مقرر ہیں۔ ان سے یہ مفہوم ہرگز ظاہر نہیں ہوتا۔ گھر کیلئے عربی میں بیت کا لفظ موجود ہے جس کے معنی ہیں شب گزارنا شادی کرنا کسی منصوبے پر غور و فکر کرنا۔ دن کا وقت تو ہم جہاں چاہیں گزار سکتے ہیں لیکن رات کیلئے گھر آجاتے ہیں۔ شادی کے بعد بھی ایک گھر کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح عربی زبان کے تمام الفاظ اپنی ترجمانی خود کرتے ہیں۔ اور زبانوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ ان کے الفاظ بذات خود کوئی مفہوم نہیں رکھتے سوسائٹی جو چاہے ان کے معنی تجویز کر دے۔ عرب اگر دیگر زبانوں کو عجمی کہہ کر اپنی زبان کی فصاحت پر ناز کرتے ہیں تو بیجا نہیں۔ اور زبانوں کے الفاظ اس قدر پُر معنی نہیں ہوتے۔ بلکہ الفاظ کے معنی سوسائٹی کے تجویز کردہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ عربی ہی مذہبی زبان ہو سکتی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی زبان نہیں جس کے الفاظ میں ہمیشہ تبدیلی نہ ہوتی ہو۔ الفاظ اپنی شکل اور مفہوم میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور چند صدیوں کے بعد وہ بالکل نئے معنی اختیار کر لیتے ہیں۔ اسلئے ایک لفظ جو کسی مذہب کے بانی نے چند صدیاں پہلے ایک

خاص مفہوم کو ادا کرنے کیلئے استعمال کیا۔ وہ آج اس مفہوم کو ادا کرنے سے قاصر ہے کیونکہ اتنا زمانہ گزرنے کے بعد وہ ایک نئے معنی اختیار کر لیگا۔ اور اس زمانہ کا کوئی ایسا ماہر زبان ہمارے پاس نہیں جو اسکے صحیح مفہوم سے ہمیں آگاہ کر دے۔ اس قباحت کا اظہار ویدک لٹریچر سے ہوتا ہے۔ ویدوں کی زبان آجکل مردہ ہے۔ ہمارے پاس اس زمانہ کا کوئی ایسا زبان دان نہیں جو اس زبان کے الفاظ کے وہ معنی بتاسکے جو ویدک زمانہ میں رائج تھے۔ اسلئے یہ حیرانی کی بات نہیں۔ کہ ویدک تعلیم زبان جو لوگوں کی ہدایت کیلئے نازل ہوئی وہ اب سینکڑوں مذاہب کی بانی ہو گئی جو ایکدوسرے سے بالکل جدا اعتقاد رکھتے ہیں۔ یہ بھی یقینی امر نہیں کہ حضرت مسیح کی زبان کیا تھی بعض کہتے ہیں۔ کہ آپ آرمیک زبان بولتے تھے۔ دوسرے آپ کی زبان یونانی بتاتے ہیں۔ لیکن میری رائے میں آپ کی زبان عبرانی تھی۔ جیسا کہ آپ کے آخری الفاظ سے ظاہر ہے۔ بہر حال ایک معلم کی حیثیت میں چاہے آپ نے کوئی زبان استعمال کی ہو لیکن اب ہم حضرت مسیح کے صحیح مفہوم کو سمجھنے سے ناقابل ہیں۔ کیونکہ زبان میں ہر وقت تبدیلی کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انبیاء نے جس زبان میں تعلیم دی وہ زبان آج مفقود ہے۔ صرف حجاز کی زبان جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس تبدیلی کے قانون سے مستثنےٰ ہے۔ عربی لغت کی تمام کتابیں نبی کریم صلعم کے بعد لکھی گئیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے معنے ہم فوراً دریافت کر سکتے ہیں۔ اور ان کا مفہوم وہی ہے جو نبی کریم کے زمانہ میں سمجھا جاتا ہے +

لیکن اس موقعہ پر میں عربی کو ایک مذہبی زبان کے نکتہ خیال سے دیکھتا ہوں۔ مذہب چند ایک حقائق اور اصولوں کی تعلیم دیتا ہے۔ دیگر مذاہب کے اصولوں کو سمجھنے کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ ایک انسان علماء سے تعلیم حاصل کرنے اور مذہبی لٹریچر کا مطالعہ کرے لیکن مذہب اسلام اور قرآن کو سمجھنے کے لئے

ہمیں صرف ان الفاظ پر غور کرنا ہے۔ جو قرآن اور نبی کریم صلعم نے استعمال کئے ہیں ہر ایک مذہب موت کے بعد نیک لوگوں کو ایک خوشی کی زندگی کا وعدہ دیتا ہے عربی زبان میں اس خوشی کی زندگی کیلئے جنت کا لفظ آیا ہے جس کے بالمقابل انگریزی میں ہیون (Heaven) کا لفظ ہے۔ اس کا صحیح مفہوم سمجھنے کیلئے ہمیں انجیل اور عیسائی علما کی تصانیف کے مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جنت کا مفہوم اس کے استعمالی معنوں سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں قرآن کریم یا دیگر تصانیف کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہاں تفصیلات کیلئے اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے ہمیں اسلام اور اسکی تعلیمات کو سمجھنے کیلئے الفاظ قرآنی پر غور کرنا ہے۔ اب میں اسلامی نکتہ نگاہ سے چند ایک حقائق کو بیان کرتا ہوں +

پیدائش کا اسلامی مفہوم اسلامی خیال کے مطابق یہ دنیا ابدی نہیں بلکہ پیدا شدہ ہے۔ عربی زبان میں دنیا کیلئے کون کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ایک چیز کا پیدا ہو جانا جو پہلے سے موجود نہ ہو۔ اسمیں مسلمانوں کے اس عقیدے کیطرف بھی اشارہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا کُن پس وہ ہوگئی۔

خداوند تعالیٰ ازلی ہے۔ اور اسی کے حکم سے دنیا وجود میں آئی دہریوں کو ہستی باریتعالیٰ پر جو دلائل دیئے جاتے ہیں۔ ان سب میں بڑی دلیل یہ ہے کہ تمام قدرت میں ہم ایک خاص مقصد دیکھتے ہیں۔ اور اسکی ہر ایک شئے کسی ضرورت کو پورا کرتی ہے صحیفۂ قدرت میں ارادے اور صفت کا اظہار ہے جس سے ہم صانع اور خالق کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اسکی تمام چیزیں ہماری ضروریات کو پورا کرتی ہیں چیز کیلئے عربی میں شئے کا لفظ ہے جیسکے معنی ہیں۔ خواہش کرنا۔ اسلئے جو چیز ضروریات کو پورا کرے اور اسکی خواہش کیجائے اسے شئے کہتے ہیں۔ عربی میں دنیا کو عالم بھی کہتے ہیں۔ جس کے معنے جاننے اور علم کے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ تمام انسانی علوم کا تعلق دنیا سے ہے۔ ہمارے

مختلف علوم جو سائنس سے تعلق رکھتے ہیں در اصل وہ انہیں قوانین کا علم ہے جن کی حکومت تمام دنیا پر حاوی ہے علم سے قوانین کا اظہار ہوتا ہے۔ عربی میں دنیا کے لئے جو لفظ موجود ہے وہ بھی علم اور قوانین کو ہی ظاہر کرتا ہے +

اب ان تین الفاظ پر غور کرو جو قرآن کریم میں دنیا کیلئے استعمال ہوئے ہیں کون سے مُراد وہ چیز ہے۔ جو خاص حکم کے ماتحت پیدا ہوئی ہو۔ نشئے وہ چیز ہے جو ضروریات کو پورا کرے۔ اور جس کی خواہش ہو۔ عالم جس کے ساتھ ہمارے تمام علوم وابستہ ہیں۔ اس طرح ہم پیدائش عالم کے متعلق اسلامی عقائد کو دریافت کر لیتے ہیں۔ جیسے ایک ہستی نے خاص مقاصد کو مدنظر رکھ کر پیدا کیا یہی تمام انسانی علوم کا منبع ہے۔ اور اسمیں تمام اشیاء قوانین کے تابع ہیں دہریت کے خلاف یہی تین الفاظ ایک زبردست ہتھیار کا کام دیتے ہیں خداوند تعالیٰ کیلئے جو الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں وہ تمام دیگر زبانوں کے الفاظ کے مقابل جو اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتے ہیں۔ قرآن کریم میں خدا کیلئے اللہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اللہ اس ذات کا نام ہے۔ جس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ اور اس میں تمام صفات مکمل صورت میں موجود ہیں۔ اللہ کا لفظ سوائے ایک خدا کے کسی اور چیز کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے کسی اور زبان میں اس لفظ کا مترادف نہیں ملتا۔ اسلئے مسلمان مصنف خدا کی بجائے اللہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ خدا فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اور بعض اوقات انسان کیلئے بھی بولا جاتا ہے +

اگر وحدانیت سچا مذہب ہے تو اللہ ہی ایک ایسا لفظ ہے جو وحدانیت کے صحیح مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ یہی لفظ تمام صفات الٰہیہ کا منبع ہے۔

تمام مذاہب اپنے اصولوں میں ایکدوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ فرق صرف خداوند تعالیٰ کی صفات کے سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی سے مذاہب میں مخالفت

پیدا ہوتی ہے۔ مغرب میں کلیسیا دنیا کیلئے ایک نیا مذہب لایا۔ جس کے مطابق خدا بنی نوع انسان کی محبت کے سبب ان کے گناہوں کے کفارہ میں مصلوب ہوگیا تمام مذاہب میں جو اختلاف پیدا ہوتا ہے وہ خداوند تعالیٰ کی صفات کے متعلق مختلف ایمان رکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر تمام دنیا صفات آلہیہ پر متفق ہو جائے تو تمام اختلافات دُور ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے مذاہب میں خداوند تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کیلئے ہمیں علما کی رائے اور مذہبی تصانیف کے مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن قرآن کے ذریعہ ان صفات کو سمجھنا نہایت آسان ہے۔ چند ایک الفاظ کو انتخاب کرلو جو صفات آلہیہ کو ظاہر کرتے ہیں ان کا مفہوم کسی معتبر لغات کی مدد سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نے ننانوے اسماء حسنہ کے ذریعہ خداوند تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کیا ہے یہاں میں صرف چار صفات کا ذکر کرونگا۔ جو اتنی وسیع ہیں کہ باقی تمام صفات انہی میں آجاتی ہیں۔ درصل یہ چار صفات ربّ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک تمام مذہب اسلام کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ ربّ کے لفظی معنی ہیں پیدا کرنا۔ پرورش کرنا۔ تربیت کرنا کسی چیز کو ناقص حالت سے درجہ کمال تک پہنچا دینا امام راغب رحمۃ اللہ علیہ ربّ کے معنی اپنی لغات میں یوں بیان کرتے ہیں + کسی شئے کی اس طریق سے پرورش کرنا کہ وہ ترقی کے مختلف مدارج طے کرتے کرتے درجہ کمال تک پہنچ جائے۔ ارتقاء کی تھیوری تو حال ہی میں دریافت ہوئی ہے۔ اسکی ابتدا ڈارون سے ہوئی۔ اور ہربرٹ سپنسر نے اس کو مکمل کیا۔ اب یہ خیال عام طور پر رائج ہے کہ ہر ایک شئے اپنے اندر بہت سی طاقتیں رکھتی ہے جو ترقی کیلئے مناسب حالات کو چاہتی ہیں۔ اور جنہیں بارآور ہونے کیلئے بہت سی منازل طے کرنی پڑتی ہیں۔ اس دوران میں انکی ترقی کیلئے ضروری سامان مہیا ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ارتقا کا یہی مفہوم ہے۔ تو امام راغب رحمۃ اللہ علیہ نے سات سو برس پہلے اسے بیان کر دیا۔ ربّ ہی اسکا

خالق ہے تمام مخلوق کیلئے وہی رزق مہیا کرتا ہے۔ اور قویٰ کو بار آور کر کے اور درجہ کمال تک پہنچانے کے لئے اس نے تمام سامان پہلے سے ہی مہیا کر دیئے ہیں۔ وہ اپنے قوانین کا پابند ہے اور اسکی ہر ایک شے میں قانون کی حکومت نظر آتی ہے۔ رب کا مفہوم جو اوپر بیان ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر ایک شے اپنے آغاز میں ہی کمال کو حاصل کرنے کی استعداد رکھتی ہے۔ اسلئے یہ عقیدہ ہبوط آدم کے منافی ہے۔ جو کمال سے زوال کی طرف تنزل کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔

اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ رب کا مفہوم ہبوط آدم کے عقیدے کیلئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ جو شخص خدا کو رب مانتا ہے۔ وہ ارتقا کا قائل ہے اسلئے ہبوط آدم کے عقیدے پر ایمان نہیں لاتا۔ لفظ رب میں اب یعنی باپ کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ مادی طور پر ایک بچے کی پیدائش میں باپ کا حصہ ہوتا ہے وہ ایک حد تک اسکی پرورش کرتا ہے لیکن رب جنین کی حالت سے لے کر ترقی کی ہر ایک منزل میں اسکی نگہبانی کرتا ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ نے کمال تک پہنچنے کیلئے ہمیں طاقتیں عطا کی ہیں ✠ اور وہ قوانین کے ذریعہ ہی حکومت کر رہا ہے۔ تو یہ امر صاف ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں بھی منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے چند ایک قوانین کو دریافت کر کے ان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ ہم میں قانون پر چلنے کی طاقت موجود ہے۔ اور ہماری کامیابی یا فلاح اسی میں ہے کہ ہم قانون پر عمل پیرا ہیں۔ یہاں ایک مسلم اور ایک عیسائی کے درمیان اختلاف واقع ہوتا ہے۔ گناہ سے مراد قانون کو توڑنا ہے۔ لیکن اگر خداوند تعالیٰ نے گناہ ہماری فطرت میں رکھ دیا ہے۔ تو ہم قانون پر چلنے کے ناقابل ہیں مگر لفظ رب کی تشریح جو اوپر کی گئی ہے۔ اس عقیدہ کو باطل ٹھیراتی ہے ✠

اسلام اور موجودہ تہذیب

(از قلم مسٹر سی - اے سوربابی - اے)

اس سے پہلے کہ موجودہ تہذیب کے ساتھ اسلام کے تعلق پر نگاہ ڈالی جائے - اور یہ ظاہر کیا جائے کہ مروجہ مذہب میں اسکی کیا حیثیت ہے - یہ ضروری ہے کہ ہم نبی کریم صلعم سے پیشتر کے زمانہ پر تبصرہ کریں - اگر ہم مختلف ممالک کی تاریخ کا مقابلہ کریں - تو بعض امور نہایت واضح طور سے ظاہر ہو جائیں گے - اسکے بعد ہم یہ دریافت کرنے کی کوشش کرینگے کہ اسلام نے بنی نوع انسان کو کیا فائدہ پہنچایا ہے - کیا اسکے سبب انسانی اخلاق میں ترقی پیدا ہوئی - اور کیا اسکی تعلیمات قوانین قدرت کے مطابق ہیں - ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نبی کریم صلعم سے پہلے اور بعد کے زمانہ کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں -

اسلام سے پہلے عرب تہذیب کے نہایت ہی ادنےٰ مقام پر تھے - اور ہر طرف بتوں کی پوجا اور توہم پرستی رائج تھی - ہر قسم کی بدکاری بچوں کا قتل اور انسانی قربانیاں وہاں کیجاتی تھیں مختلف قبائل ہر وقت ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتے تھے کسی مستقل حکومت کا قیام ناممکن تھا - چوریاں اور ڈاکے ہر روز کے واقعات تھے - تاریخ ان تمام امور پر شاہد ہے - عرب میں اس وقت حد درجہ کی بدامنی تھی - اور یہ ملک ایک قعر مذلت میں پڑا ہوا تھا - خانہ کعبہ میں جو وحدانیت کا نشان تھا اور جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی تھی تین سو بت رکھ دیئے گئے جو مذہب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئے وہ بھی اپنی اصلی شکل میں نہ رہے - لوگ نیک و بد میں تمیز کرنے کے ناقابل تھے - اس زمانہ کے عرب ایک خانہ بدوش اور وحشیانہ زندگی بسر کرتے تھے سوائے اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے اور ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہ تھا - الغرض اس وقت سوسائٹی کی

وہ حالت تھی کہ ان کے حالات پڑھ کر ایک مہذب انسان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس حالت میں نبی کریم صلعم وحدانیت کا پیغام لے کر عرب میں نازل ہوئے۔ اور ایک نئے زمانے کا آغاز ہوا۔ شب کی ظلمت کے بعد نہایت آب وتاب سے آفتاب نمودار ہوا جس کی روشنی اس عرصہ تک سیاہ بادلوں میں پوشیدہ تھی۔ اب وہ وقت آ گیا کہ خداوند تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کیلئے آزادی عدل اور نیکی کے دَور کو پھر قائم کرنا تھا۔ ایک دریا کی طرح جو طغیانی میں تمام رکاوٹوں کو بہا لیجاتا ہے مخالفت اور مصالحت دونوں اس وحدانیت اور اور اخوت کی رو کو نہ روک سکیں۔ نیکی آخر کار بدی کی طاقتوں پر غالب آئی۔ بنی نوع انسان نے بدکاری اور توہم پرستی سے نجات حاصل کی۔ سچائی اور تقویٰ کا جھنڈا بلند ہوا۔ نبی کریم صلعم پر خداوند تعالےٰ کی طرف سے وحی نازل ہونے لگی اور آپ کے دلائل نے جو ہر پہلو سے منطق اور ادراک کے تقاضوں کو پورا کرتے تھے ایک خستہ حالت اور گری ہوئی قوم کو بیدار کر دیا۔ عربوں نے اب محسوس کیا کہ وہ صدیوں تک جہالت کی خواب گراں میں پڑے رہے۔ قرآن کریم ایسے وقت نازل ہوا جبکہ بنی نوع انسان کو اس کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ یہ کتاب ایک ایسے انسان کے ذریعہ نازل ہوئی جس کی ایک تاریخی ہستی ہے۔ قرآن کے حقائق اور اسکی فصاحت وبلاغت سے متاثر ہو کر عرب اپنی گذشتہ خطاؤں کے کفارہ میں کوشاں ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نبی کریم صلعم کی وفات پر تمام عرب مشرف بہ اسلام ہو چکا تھا۔ چند سال کے عرصہ میں عرب میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو گئی۔ دہریت۔ بُت پرستی اور تعصب کی بجائے وہاں ایک خدا کی پرستش شروع خود مختار حکومت کی بجائے جمہوریت اور اخوت قائم ہو گئی جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ عورتوں اور بچوں سے بدسلوکی اور ظلم کرنے کی بجائے لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے محبت اور عزت کے جذبات پیدا ہو گئے۔ عرب جو پہلے وحشیوں اور جانوروں سے بدتر تھے۔ اب علوم وفنون اور تمدن کے علمبردار

ہو گئے مختلف قبائل کی بجائے عرب ایک متحدہ قوم بنگئی جس نے عظیم الشان فتوحات کیں۔ وہ سوسائٹی جو نہایت پست حالت میں تھی۔ اب اپنے فہم و فراست اور اخلاق کے سبب دُنیا کیلئے حیرانی کا موجب ہوگئی +

جہالت اور بدی کے گڑھے سے نکالکر تہذیب کے اس اعلےٰ مقام پر پہنچا دینا یہ صرف تعلیم قرآنی کا ہی کرشمہ تھا۔ اسلام نے علوم اور تہذیب کیلئے ایک نئی تحریک پیدا کردی۔ سائنس کو خاص طور پر فروغ حاصل ہوا اسلام اگر عسامہ۔ ابوعثمان۔ البیرونی۔ بوعلی ابن سینا۔ ابن رشد اور الغزالی جیسے فلسفیوں اور سائنسدانوں پر ناز کرے تو بجا ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ عرب علم کیمیا۔ طب اور فن دواسازی کے موجد تھے۔ اقلیدس کا ترجمہ عربوں نے یونانی سے کیا۔ علم ہیئت۔ علم طبیعات۔ اور علم حیات کو مسلمانوں نے بہت ترقی دی۔ ابوالقاسم نے ہوا میں پرواز کرنے کی بھی کوشش کی۔ اور تجربہ کے سبب یہ مشہور موجد جاں بحق ہوا۔ علوم و فنون کی ترقی میں جو امداد مسلمانوں نے کی اُسے تاریخ نے سنہری حروف میں لکھا۔ ہسپانیہ میں عبدالرحمٰن۔ ابوجعفر المنصور اور ہارون الرشید نے جو خدمت تہذیب اور بنی نوع انسان کیلئے کی تاریخ اسکی شاہد ہے۔ غرناطہ سے لے کر چین تک علوم و فنون کا وہ چرچہ ہوا کہ دُنیا محو حیرت تھی ہماری کم فہمی اور جہالت کے سبب ان لوگوں کی شہرت طاقِ نسیان نہیں ہوسکتی۔ میں اس جگہ میجر آرتھر گلن لیو نارڈ کی تصنیف (Islam her moral and spiritual value.) سے ذیل کا اقتباس دیتا ہوں:۔

"یورپ کو احسان فراموشی چھوڑ کر ہمیشہ اسلام کا مرہون منت رہنا چاہئے۔ آج تک کبھی یورپ نے دیانتداری اور دل سے اعتراف نہیں کیا کہ وہ اسلامی تہذیب و ترقی کا کہاں تک زیر احسان ہے۔ یورپ نے نہایت بے پرواہی اور کم توجہی سے تسلیم کیا ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں جب اہل یورپ نہایت ہی پست حالت میں تھے۔ عرب سائنٹیفک

ترقی کے سبب تہذیب و تمدن کے نہایت ہی اعلیٰ مقام پر تھے۔ اور انہی کی ترقی کے سبب یوروپین سائنس کی شمع ٹمٹماتی رہی +

آج جبکہ ہم اپنے تئیں تہذیب و تمدن کے معراج پر سمجھتے ہیں۔ کیا اس امر کو محسوس نہیں کرتے کہ اگر عرب تہذیب اور علم و فنون میں وہ ترقی نہ کرتا تو یورپ پر آج بھی جہالت کی گھٹائیں چھائی رہتیں۔ کیا ہم نے فراموش کر دیا ہے کہ یورپ میں تعصب کے مقابل مسلمان اس وقت رواداری کا ایک نمونہ تھے۔ خلافت اس وقت قائم ہوئی۔ جب روم اور فارس کی نہایت ہی ابتر حالت تھی۔ اور یورپ کا ایک کثیر حصہ ابھی وحشیانہ حالت سے نہ نکلا تھا کیا ان کے عظیم الشان کام اور شہرت جو وہ اپنی تصانیف میں چھوڑ گئے ہیں۔ فراموشی کی نذر ہو جائیں گے۔ یورپ اس احسان کو ماننے کے لئے تیار نہیں کیونکہ اسے اسلام سے عداوت ہے۔ خاندان عباسیہ کے اوائل زمانہ میں جو علمی ترقی ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ عربی علم ادب کی تصانیف جو عیسائی تعصب کی وجہ سے آگ کی نذر ہوئیں۔ اس سے دنیا کو وہ نقصان پہنچا جس کی تلافی ممکن نہیں یورپ نے صدیوں تک اس احسان کو چھپایا جو عربوں نے اس پر کیا۔ لیکن یہ ایسا احسان ہے۔ کہ اب اور نہیں چھپایا جا سکتا۔ یورپ بلکہ تمام عیسائی دنیا کو اپنے قصور کا اعتراف کرنا چاہئے۔ تمام دنیا میں اسلام کی اس احسان فراموشی کا اعلان کرنا چاہئے جسے اب وہ نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی"۔ یہ الفاظ ایک محقق کی قلم سے نکلے ہیں۔ اور یہ طویل اقتباس اسلئے درج کیا ہے۔ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ مسلمان جاہل نہیں جیسا انہیں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

اور اگر اسلام وہ ترقی نہ کرتا تو آج یورپ اسی جہالت میں مبتلا ہوتا +

ہیجگلن نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ تاریخ اور اسلامی تہذیب کی ترقی کے مطالعہ پر مبنی ہے آپ نے نہایت دیانتداری کے ساتھ کھلے الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جو یقیناً ایک متعصب پادری کو ناگوار گزرتے ہیں۔ مجھے

اس امر کا اعتراف ہے کہ چند لوگ ابھی تک ایسے ہیں جو اپنی رائے کو نہایت جرأت کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ ہم میجر موصوف کو ان کی دیانتداری اور حق پسندی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ غیر مسلم اسے نہایت حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اسلام جیسا نیا مذہب اتنے قلیل عرصہ میں اس قدر ترقی حاصل کرلے۔ اس کیلئے کوئی تشریح اُن کی تسلی کا موجب نہیں ہوتی۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ اسلام اور اسکی تعلیمات کا صحیح مفہوم بیان کرکے ان کے اس سوال کو حل کیا جائے۔

اول اس امر کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں اس کا آغاز تو دنیا کی پیدائش سے ہے۔ تمام انبیا علیہم السلام حضرت آدم حضرت نوح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسلم ہی تھے۔ ان تمام کی تعلیمات نبی کریم صلعم کی طرح ہی تھیں آپ کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آئے۔ بلکہ آپ اسلام کو جو حقیقی مذہب تھا دوبارہ تازہ کرنے کے لئے تشریف لائے تھے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے بعد جو غلط فہمیاں لوگوں نے پیدا کردی تھیں آپ نے انہیں دور کردیا۔ اسلام نیا مذہب نہیں۔ بلکہ اس کا آغاز تو حضرت آدم سے ہے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ مذہب جس کی تعلیم تمام انبیاء نے مختلف زبانوں میں دی۔ اور سب نے ایک ہی اصول بیان کئے ضرور عالمگیر ہوگا۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم رحمۃ للعلمین تھے۔ جو قوانین آپ نے بیان کئے۔ وہ آپ کے نہیں۔ بلکہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور انسانی الحاق سے پاک ہیں۔ یہی قوانین قدرت ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے اسلام قوانین قدرت کے خلاف نہیں۔ بلکہ ان قوانین کے عین مطابق ہے۔ یہ مذہب فطرت انسانی پر مبنی ہے۔ اسلئے اسلام کے قوانین دنیا کی تمام اقوام پر حاوی ہیں اور کسی خاص قوم یا فرقہ کیلئے نہیں۔ میں اس جگہ آپ سے ایڈ منڈبرگ کی رائے کو تحریر کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو ایک

بڑا انگریزی سیاست دان اور مقرر ہوا ہے۔

"اسلامی قانون کی پابندی بادشاہ سے لیکر رعایا کے ادنےٰ فرد کیلئے یکساں فرض ہے اس قانون میں اعلےٰ درجہ کی دانشمندی اور فراست کا اظہار ہوا اور تمام دنیا میں اس سے بڑھ کر قانون دانی کے اصول نہیں ملتے"۔

برک جیسے انسان نے جس کی تعریف کی ہے وہ واقعی تعریف کے قابل ہے قرآن کریم نہ صرف علم ادب کی عجیب وغریب تصنیف ہے بلکہ یہ اخلاقی سوشل اور دیوانی قوانین کا ایک مکمل مجموعہ ہے۔ اسکی زبان فصاحت وبلاغت سے پُر ہے اور اسمیں جابجا تاریخی واقعات درج ہیں۔ ایک مسلم کی روزانہ زندگی کیلئے اس سے بڑھ اور کوئی ہدایت نہیں۔ اس کا ہر ایک عمل احکام قرآنی کے مطابق ہونا چاہیئے۔ تمام مسلمان قرآن کریم کے احکام اور قوانین کو ہر قسم کی غلطی اور خطا سے پاک مانتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ تیرہ سو برس گذرنے پر اسمیں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور آج بھی اس کا ایک لفظ جو نبی کریم صلعم پر نازل ہوا اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اور یہ کتاب ہمیشہ اسی حالت میں رہیگی۔ قرآن کریم انسانی آمیزش اور الحاق سے پاک ہے دوسرے مذہب کی مقدس کتابوں کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا نبی کریم صلعم کا دعوےٰ تھا کہ قرآن کریم ایک معجزہ ہے۔ آپ کا یہ دعویٰ واقعی حقیقت پر مبنی ہے مسلمانوں کا یہ ایمان کہ قرآن کریم ہمیشہ ہر قسم کی غلطیوں سے پاک رہیگا۔ اسلام کے قوانین میں اور زیادہ قوت پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے اخلاق میں نمایاں ترقی ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک مسلمان کو ذمہ واری کا احساس ہو جاتا ہے۔ اخلاقی ذمہ واری سے ہی نیک اعمال پیدا ہوتے ہیں اسلام اپنے پیروؤں کو حق پر قائم ہونے کا حکم دیتا ہے۔ چاہے اس راستہ میں انہیں تکالیف کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اپنے فرائض کا احساس راستبازی اور سادگی انسان کی اخلاقی ترقی کا موجب ہوتے ہیں۔ صبر استقلال اور جرات ایک مسلم کو بنی نوع انسان میں بلند مرتبہ پر پہنچا دیتے ہیں۔ اسلام روحانیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کا اثر ہمارے اعلےٰ جذبات پر ہوتا ہے۔ قرآن کریم

اخلاق اور نیکی کا مقابلہ جو ہمیشہ رہنے والی چیزیں ہیں۔ اس دنیا کی چند روزہ اشیاء سے کرنا سکھاتا ہے۔ ہر ایک سے رواداری کا سلوک ایک مسلم کو صلحکل کا رتبہ عطا کرتا ہے اسی لئے تمام دنیا اس کا وطن ہے اور جہاں کہیں وہ جاتا ہے ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔

یہاں ہم نے اسلام کا مقابلہ دیگر مذاہب سے کرنا ہے۔ اسلئے یہ ہمارا فرض ہے کہ پہلے ہم موجودہ تہذیب کی خصوصیات کا مطالعہ کریں۔ اور اسکی خوبیوں اور برائیوں کو بنظر غور دیکھیں۔ اور اس کے بعد فیصلہ کریں کہ تمام دنیا کی ہدایت کا دعویٰ جو اسلام کرتا ہے۔ وہ کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے۔ ایک انگریز نو مسلم اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کرتا ہے:-

"اس وقت جبکہ جنگ عظیم ختم ہو چکی ہے۔ اور لوگ ایک ایسے مذہب کے خواہاں ہیں جو دنیا میں امن قائم کر سکے مختلف قوموں میں صلح و آشتی کا رشتہ پیدا کر دے۔ وہ لوگ جو ہر روز میدان جنگ میں موت کا مقابلہ کرتے رہے ہیں وہ صرف چند ایک لطیف تخفات اور عقائد پر ہی قناعت نہیں کر سکتے۔ جن کا عملی زندگی میں کوئی مصرف نہیں۔ لوگ آجکل ایک عملی اور حقیقی شے کے درپے ہیں جو ان کی روحانی اور مادی ضروریات کو پورا کر سکے۔ یہ موجودہ زمانے کا تقاضا ہے کہ جو چیز عوام کے لئے معرض وجود میں آئے وہ سادہ قابل فہم اور حق پر مبنی ہو تا کہ وہ انسان کی روحانی تقویت کا باعث ہو۔ لوگ آجکل اپنے عقائد کی چھان بین میں لگے ہیں۔"

جنگ یورپ نے ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس نے تمام انسانی مشاغل میں ایک تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اس جنگ کے وحشتناک نتائج نے موجودہ تہذیب کی جڑوں کو ہلا دیا ہے۔ اور مغربی تہذیب کے کھرے اور کھوٹے کی شناخت کیلئے آج کل امتحان کی کٹھالی میں ڈالی گئی ہے۔ جن امور پر لوگوں نے امیدیں لگائی تھیں۔ اب وہاں مایوسی کا سامنا ہے۔ اب ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ جو انسان کو بدی کے پنجہ سے نجات دیگا۔ یہ تہذیب جس نے مادہ پرستی اور خود غرضی کے گہوارہ میں پرورش پائی آج اپنی تمام برائیوں کے ساتھ ظاہر ہو گئی ہے۔ دنیا میں آج بہت سے اہم سوال پیدا ہو گئے ہیں

اور تمام دنیا ایک نئی زندگی کی خواہشمند ہے۔ مذہب جسے پہلے خاص جغرافی حالات کے ماتحت صرف ایک قوم کی ہدایت کیلئے ہی سمجھا جاتا تھا۔ آج اس نے ایک نئے معنی اور طاقت اختیار کرلی ہے۔ لوگ امپیریلزم (شاہی اقتدار) اور سرمایہ داری کے جوئے سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام دنیا کو تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی مشعل سے منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے۔ اسلام کیا ہے۔ اور اس کے حقیقی معنی کیا ہیں۔ کونسی پوشیدہ طاقت اس کے پیچھے عمل کر رہی ہے۔ رضائے الٰہی کی فرمانبرداری کا نام اسلام ہے۔ یہ دنیا کو امن اور اخوت کا پیغام دیتا ہے۔ یہ مذہب نہایت ہی سادہ اور عقل انسانی کے مطابق ہے + سمجھدار اور محقق لوگ پھر اسلام کی عالمگیر تعلیم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جسمیں مذہب و ملت اور رنگ کی کوئی تفریقات نہیں۔ اسلام جمہوریت کا دلدادہ ہے۔ اور اس کے قوانین قدرت کے مطابق ہیں۔ اسلئے یہ مذہب ایک بین الاقوامی لیگ کی بنیاد قائم کر رہا ہے۔ جو آزادی۔ اخوت اور مساوات پر مبنی ہوگی۔ دنیا جواب جنگ و جدل سے تنگ آگئی ہے۔ انسان کی حرص و ہوا نے اسکے ضمیر کو اندھا کر دیا ہے۔ اس عالمگیر بےچینی کے وقت صرف اسلام ہی اپنی رحمت سے بنی نوع انسان کی ہدایت کر سکتا ہے +

ضرورت الہام

فی زمانہ تعلیمیافتہ اصحاب وحی اور الہام کے وجود سے انکاری ہیں اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے ماننے پر تیار نہیں ہوتے یہی حال یورپ میں بعض طبقات کا ہے۔ برھمو سماج بھی اس مد میں آجاتے ہیں اس کتاب میں سائنٹیفک طریق پر اور علمی دلائل سے بتلایا گیا ہے کہ الہام کی انسان کو سخت ضرورت ہے۔ اور الہامی ہی مذہب آیا ہے۔ اور الہامی کتب میں سے صرف ایک قرآن ہی اس وقت الہامی کتاب کہلا سکتی ہے۔ قیمت عہ

مکالمات ملیہ

یعنی وہ گفتگوئیں اور بحثیں جو حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے انگلستان فرانس اور دیگر مقامات پر مختلف لوگوں پادریوں اور عیسائی مذہب کے بڑے بڑے علماء سے کیں ان کو اس میں جمع کیا گیا ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ

مینیجر مسلم بک سوسائٹی۔ عزیز منزل لاہور

گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ مئی لغایت اگست سنہ ۱۹۲۲ء

بابت دفتر ووکنگ مسلم مشن ہندوستان

چونکہ ووکنگ (انگلستان) سے چار ماہ کا حساب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ اسلئے فقط دفتر ہندوستان کا چار ماہ کا حساب مشن بلیٹن میں شائع کردیا جاتا ہے ووکنگ سے حساب آنے پر وہ علیحدہ شائع کردیا جاویگا۔ ہندوستان کے حساب آمد وخرچ کی اشاعت کی تاخیر کی وجہ ووکنگ کے نقشہ حساب کی انتظار تھی

(سکرٹری مشن ووکنگ)

تفصیل آمد	نقشہ نمبر	رقم آمد ہندوستان پائی	آنہ	روپیہ	تفصیل خرچ	نقشہ نمبر	رقم خرچ ہندوستان پائی	آنہ	روپیہ
امداد مشن	۱	۳	۶	۲۱۵۴	خرچ ووکنگ مشن	۳	۹	۴	۱۹۳۹
قیمت رسالہ اسلامک ریویو	۲	۰	۸	۷۴۴۳	خرچ اسلامک ریویو	۴	۹	۱۱	۶۷۵۵
میزان کل		۳	۱۴	۹۵۹۷	میزان کل	۶	۶	۵	۸۶۹۵

دستخط - آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن ہندوستان

نقشہ نمبر ۱ تفصیل آمد مشن در ہندوستان از ابتدائے مئی لغایت اگست سنہ ۱۹۲۲ء

اسمائے گرامی معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ	اسمائے گرامی معطی صاحبان	پائی	آنہ	پائی
جناب محمد اسحٰق صاحب ایجنٹ پور	-	۰	۱۰۰	جناب عبدالعلی صاحب قصبہ شہر کوٹ	-	-	بمد ۱۲
ر شہاب الدین صاحب نوشہرہ اسٹیشن پانچرو بمد زکوٰۃ ہیں	-	۰	۱۰	ر ایم تاج الدین صاحب کالی کرچی	-	۰	۵
ر مصدق الدین احمد صاحب بہاولپور بمد مشن	۰	-	۱۵	ر عبد الغنی صاحب کوٹلی	-	۰	۱۶
ر علی احمد خان صاحب بمد زکوٰۃ	۰	-	۲۰	ر عباد اللہ خان صاحب حیدرآباد	-	۰	۴
مد میاں امیر بخش صاحب بدھیانہ بمد زکوٰۃ	۰	-	۲۰	ر ایچ ایم رفیع صاحب دکن بمد: اسمٰعیل خلیفہ صمد بمد زکوٰۃ	-	۰	۱۰

نقشہ نمبر ۱ تفصیل آمد مشن در ہندوستان مئی لغایت اگست ۱۹۲۲ء

اسمائے گرامی معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ	اسمائے گرامی معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
از جناب امجد علی صاحب فیروزپور	۰	۰	۳۰	از جناب منشی محمد خاں صاحب بہاولپور	۰	۰	۵
〃 〃 حکیم محمد ناظر الحسن صاحب بڈاونہ	۰	۰	۵	〃 〃 غلام حسین خاں صاحب وزیرستان	۰	۰	۲۵
〃 〃 خالق داد صاحب وزیرستان	۰	۰	۴۰	〃 〃 قاضی خادم حسین صاحب	۰	۰	۴
〃 〃 عطاء اللہ خاں صاحب	۰	۰	۵	〃 〃 حسین صاحب ٹمکور	۰	۰	۱۵
〃 〃 مرزا محمد سلطان جان صاحب پشاور	۰	۰	۸	〃 〃 محمد یار خاں صاحب بہاولپور	۰	۰	۳۰
〃 〃 محمد ابراہیم صاحب بھوانی مد زکوٰۃ	۰	۰	۱۱	〃 〃 نذیر احمد صاحب امرتسر	۰	۰	۸
〃 〃 سید فضل الرحمان صاحب کانپور	۰	۰	۵	〃 〃 معرفت شیخ محمد یوسف صاحب لاہور	۰	۴	۷
〃 〃 محمد نعیم خاں صاحب لاچی کوہاٹ	۰	۰	۱۵	〃 معرفت چوہدری سلطان علی صاحب			
〃 〃 فضل الدین صاحب اکودیا	۰	۰	۱۰	〃 از جماعت احمدیہ لائلپور	۰	۰	۳۵۶
〃 〃 خواجہ عبد الغنی صاحب لاہور	۰	۰	۵	〃 جناب زین العابدین صاحب مدراس	۰	۰	۲
〃 از احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور	۰	۰	۱۲۹	〃 〃 تاج الدین صاحب کالی کرچی	۰	۰	۵
〃 از جناب خلیفہ عبد الحکیم صاحب جڑانوالہ	۰	۰	۲	〃 〃 احسان الحق صاحب میانوالی	۰	۰	۵
〃 〃 ونید بخش صاحب لدھیانہ مد زکوٰۃ	۰	۰	۵	〃 〃 الملک حکیم اجمل خاں صاحب	۰	۰	۵
〃 〃 مسٹر غفار میاں				〃 〃 فضل کریم صاحب ایبازئی پشاور	۰	۶	۳
حاجی نبی بھائی احمد آباد	۰	۰	۱۰	〃 حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور	۰	۰	۵۰
〃 〃 احسان الحق صاحب میانوالی	۰	۰	۲۵	〃 جناب اللہ ودھایا صاحب بصرہ	۰	۰	۲
〃 〃 محمد شعیب صاحب بصرہ	۰	۰	۳۰	〃 〃 مولوی عبد العزیز صاحب	۰	۰	۱۰
〃 از مکرمہ والدہ صاحبہ قاضی خادم حسین صاحب				واپسی قرضہ از منشی مظہر الحق صاحب	۰	۰	۱۵
بہ تقریب ختم قرآن	۰	۰	۲	واپسی تنخواہ محمد امین صاحب	۰	۱	۲۹
از جناب حاجی عبد اللہ ہارون صاحب				از جناب احمد دین صاحب لاہور	۰	۸	-
بابت قیمت قرآن کراچی	۰	۰	۳۴	〃 〃 امانت محمد صاحب لاہور	۰	۸	۰
〃 〃 احمد خاں صاحب حیدرآباد دکن	۰	۰	۲	〃 〃 شیخ رضی الدین صاحب	۰	۸	۰

نقشہ نمبر ۱ تفصیل آمد مشن در ہندوستان از ابتدائے مئی لغایت اگست ۱۹۲۲ء

اسمائے گرامی معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
ازجناب خواجہ عبدالغنی صاحب لاہور	۰	۰	۲
احمدیہ انجمن اشاعت لاہور معرفت منہاج الدین	۰	۵	۲۱۶
البیچی حصہ منجملہ رقم بنام منشی محمد علی صاحب			۱۵
امرتسر معرفت جناب ڈاکٹر سید محمد شاہ صاحب	۰	۰	۱۰۰
ازجناب فقیر اللہ صاحب نوشکی	۰	۰	۵
ر ر عبدالباسط صاحب مدراس	۰	۸	۴
ر ر ایس آدم ہیڈ ماسٹر سیلون	۰	۰	۲۳
ر ر اہلیہ صاحبہ میاں محمد خان صاحب انجنیر	۰	۰	۱۵
ر ر زید الدین احمد صاحب	۰	۸	۰
ر ر ماسٹر اکبر چوہدری فیض الحسن صاحب	۰	۰	۱۰
ر ر احسان الحق صاحب [illegible]	۰	۰	۱۰
ر ر تاج الدین صاحب کالی کرچی	۰	۰	۱۰
ر ر فاطمہ بی بی لاہور	۰	۰	۲
ر ر مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلی	۰	۰	۵
ر ر محمد یار خان صاحب بہاولپور	۰	۰	۱۰
ر ر اویس ابن لطیف صاحب بمبئی	۰	۰	۷
ر ر شہاب الدین صاحب نوشہرہ	۰	۰	۱۵
ر ر معرفت شیخ عبداللہ صاحب انسپکٹر	۰	۸	۲۷
ر ر ازجناب فضل الدین صاحب اکودیا	۰	۰	۱۰
ر ر سید عظمت اللہ صاحب	۰	۰	۶
ازاحمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور	۰	۰	۲۱۱
ازجناب عبداللہ صاحب	۰	۴	۴
ر ر رضی الدین صاحب	۰	۸	۰

اسمائے گرامی معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
اندرون ازجناب امانت محمد صاحب	۰	۴	۰
ر معرفت جناب بھدے خان صاحب	۶	۱۲	۸
ر ازجناب علی احمد صاحب بہاولپور	۰	۰	۱۰
ر ر اہلیہ میاں محمد خان صاحب	۰	۰	۵
ر ر منشی منہاج الدین صاحب	۰	۰	۵
ر ر محمد شریف خان صاحب تنج بہالہ	۰	۰	۳
ر ر معرفت شیخ الہ دین صاحب	۰	۰	۳۳
ر ر محمد شریف خان صاحب کشمیر	۰	۰	۲
ر ر بابو محمد ابراہیم صاحب بھوانی	۰	۰	۱
ر ر عبدالباسط صاحب مدراس	۰	۸	۴
ر ر کے انور علی صاحب	۰	۰	۱
ر ر علی اسکواڈ ریٹائرڈ سشن جج حیدرآباد دکن	۰	۰	۲۵
از احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور	۰	۴	۲۲۲
ر ر فضل الدین صاحب اکودیا	۰	۰	۵
کل میزان	۳	۶	۲۱۵۴

نقشہ نمبر ۲ تفصیل آمد اسلامک ریویو بابت مئی لغایت اگست ۱۹۲۲ء

عالیجناب نواب زادہ حاجی میر محمد حمید اللہ صاحب بھوپال بمفت تقسیم	۰	۰	۲۰۰
جناب شمس الدین صاحب کومیلا دو مرتبہ بمفت تقسیم	۰	۰	۱۵
جناب ایس محمد سردار صاحب بتقریب شادی بمفت تقسیم	۰	۰	۱۰
″ حاجی احمد صاحب رنگون ″	۰	۰	۲۰
″ سید معظم الدین صاحب ″	۰	۸	۷
″ مشتاق محمد صاحب بھوپال ″	۰	۸	۱
چندہ برائے طبع کتب فراہم شدہ در سماٹرا۔ جاوا معرفت خواجہ کمال الدین صاحب	۰	۰	۵۰۰۰
جناب الطاف علی صاحب لدھیانہ	۰	۰	۱۰۰
″ منیجر صاحب بیجھڑی	۰	۰	۱۰
قیمت رسالہ اسلامک ریویو	۰	۰	۲۰۷۸
میزان کل	۰	۸	۷۴۴۳

نوٹ: یہ پانچہزار روپے کی رقم حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام انگلستان کو مسلمانان جاوا و سماٹرا نے ان اردو کتب کی طبع کے اخراجات کیلئے مرحمت فرمائی۔ جو اسوقت حضرت خواجہ صاحب کے زیر تصنیف تھیں۔ تاکہ ان کتب کا منافع ووکنگ مسلم مشن پر صرف ہو۔ چنانچہ ان میں سے حسب ذیل کی کتب چھپ چکی ہیں:- (۱) توحید فی الاسلام (۲) راز حیات (۳) ضرورت الہام (۴) مکالمات ملیہ (۵) روحانیات فی الاسلام

سکرٹری

نقشہ نمبر ۳ تفصیل اخراجات مشن ہندوستان بابت مئی لغایت اگست ۱۹۲۲ء

اخراجات مشن در چار ماہ برائے تفصیل ذیل ۱	۹	۱۲	۲۲۶
تنخواہ عملہ ہندوستان و انگلستان اپریل لغایت اگست ۱۹۲۲ء	۰	۸	۱۷۱۲
میزان کل	۹	۴	۱۹۳۹

۱ فیس منی آرڈر تنخواہ محمد امین و رقیہ بیگم ۸ ر قیمت پرچہ اخبار ریویو جو ووکنگ گئے ۳ ر ٹکٹ لفافے کارڈ ڈاک ۹۱ - رجسٹر بجٹ ۱۲ ار مرمت صندوقچی ۶ - ر گلیسرین برائے دستی پریس ۲ ر کھدر برائے چھپائی دستی پریس ۳ ر بٹہ چک مدراس ۴ ر۔ نا… خواجہ صاحب کو روانہ کیں ۸ ر قیمت خرید کتب برائے لائبریری ووکنگ انگلستان ۱۰ ر کھدر برائے ووکنگ انگلستان ۱۲ ر جنتری حقیقت اختلاف برائے خواجہ صاحب ووکنگ ۵ ر چھپائی متعلق اپیل زکوٰۃ ۱۲ ر تالی ۵ ر قرآن شریف انگریزی برائے عبد اللہ ہارون ۱۲ ر سٹیشنری ۲۳ ر

میزان کل تار ۲۲۶ ۱۲ ۹

۲ ووکنگ کے بعض ملازمین کی تنخواہ ووکنگ ہی برآمد کر دہاں تقسیم کیجاتی ہے بعض کے گھر یہاں دیجاتی ہے۔ سکرٹری

نقشہ نمبر ۴ تفصیل اخراجات اسلامک ریویو بابت ماہ مئی لغایت اگست سنہ ۱۹۲۲ء

	روپیہ آنہ پائی
تنخواہ عملہ ہندوستان معہ ایڈیٹر اپریل لغایت جولائی سنہ ۱۹۲۲ء ۱؎	۱۵۹۰-۰-۰
برائے طبع کتب اردو ۲؎	۵۰۰۰-۰-۰
اخراجات درچار ماہ بتفصیل ذیل ۳؎	۱۶۵-۱۱-۹
میزان	۶۷۵۵-۱۱-۹

۱؎ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۲ء کی تنخواہ عملہ اس رقم میں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ابھی تک برآمد نہیں ہوئی وہ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء کے حساب کے ساتھ اکٹھی شائع ہوگی۔

۲؎ مبلغ پانچہزار روپیہ مسلم بک سوسائٹی لاہور کو ان کتب کے طبع کے اخراجات کیلئے بطور ایجنٹ دیا گیا جو حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام نے جاوا سماٹرا میں تصنیف فرمائیں۔ سوسائٹی مذکورہ حسب ریزولیوشن مینجنگ کمیٹی ووکنگ حق الخدمت طبع و کمیشن وضع کرکے باقی باقی رقم خزانہ ووکنگ میں جمع کرایا کریگی۔

۳؎ تفصیل بل ٹکٹ برائے رسالہ اسلامک ریویو ماہ مئی ۱۳۳؎ کاغذ برائے ریپر ۸؎۱ سٹیشنری ۱۰؎ لسٹ اسامی مدراس میسور حیدر آباد دکن بہار الہ آباد ٹینہ ۴؎ چھپائی کارڈ و رجسٹر خریداری ۷؎ کھدر برائے پارسل ۱۳؎ میزان کل ... ... ۱۶۵؎ ۱۱؎

تصحیح

گذشتہ مشتہرہ حساب آمد و خرچ مسلم مشن ووکنگ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء میں صفحہ ۳۰۶ پر مفت تقسیم رسالہ کی تفصیل اسمائے گرامی ذیل کے حساب کی رقوم اندراج سے رہ گئی ہیں۔

عالیجناب پرنس میجر حمید اللہ خان صاحب بھوپال	۱۰۰-۰-۰
جناب سردار خانصاحب	۵-۰-۰
" ایم اے صمد صاحب جیٹھ	۱-۰-۰
کل میزان	۱۰۶-۱۴-۰

فنانشل سکرٹری مشن

انڈیا اِن دی بیلنس

یعنے معائنۂ ہندوستان

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب

سیاسی و مذہبی ... انگلستان

(India in the balance) بزبان انگریزی پر تبصرہ مغرب کے علماء و فضلاء اور اخبارات نے جو آرائے ظاہر کی ہیں۔ ان میں سے چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں +

مسٹر بی گیبسن۔ جو سنٹر ڈ سویڈن سے تحریر کرتے ہیں۔

"یہ کتاب نہایت ہی دلچسپ معلومات سے پر ہے۔ ہم عیسائی لوگ گو عیسائیت سے بے بہرہ ہیں لیکن بچپن سے سکول میں ہمیں درسی کتابوں کے ذریعہ اسلام سے اسقدر تعصب رکھنے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ کہ میں اب اسلام کی عظیم الشان تعلیم کو دیکھ کر حیران رہگیا ہوں۔ دنیا کے مذاہب میں یہ سب سے اعلےٰ مذہب ہے۔ اسلام کے ذریعہ ہی ایک عالمگیر اخوت قائم ہوسکتی ہے۔ ہم سویڈن کے باشندے رفتار زمانہ سے اتنا پیچھے ہیں کہ ہمیں ضرور کسی نہ کسی چرچ کا ممبر بننا پڑتا ہے اگرچہ ہمیں چرچ سے نفرت ہی کیوں نہ ہو (جیسا مجھے اور میرے خاندان کو چرچ سے واقعی نفرت ہے) اگر لیگ بین الاقوامی کا کوئی مذہب ہوسکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ جب تک مسلمانوں اور اسلامی سلطنتوں کو پولیٹیکل آزادی حاصل نہیں اسلام میں اصلاح اور تقویت پیدا نہیں ہوسکتی۔ اسلئے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ مراکش سے ہندوستان تک پھر وہی آزادی حاصل کرلیں گے۔ اور ہندوستان پھر ہندو مسلم اتحاد کے ذریعہ اکبر جیسے عظیم الشان انسان پیدا کریگا۔ مذہبی نکتۂ نگاہ سے تمام دنیا میں ہندوستان سے بڑھکر اور کوئی ملک نہیں۔ . . . . پچاس سال کے بعد ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی طاقت شمار ہونے لگیگا۔ یورپ میں اور جنگوں کے سبب تنزل رونما ہوگا۔ ہندوستان کو اس تنزل سے ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت کیلئے ایک سبق حاصل ہوگا۔ اس طویل خط کیلئے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں +

لفٹیننٹ کرنل آنریبل کتھبرٹ جیمز ۔ او ۔ بی ۔ ای ۔ ایم ۔ پی تحریر کرتے ہیں :-
انڈیا ان دی بیلنس کیلئے جو آپ نے مجھے مطالعہ کیلئے روانہ کی شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کی یہ رائے حقیقت پر مبنی ہے ۔ کہ انگلستان میں ہندوستان کے متعلق عموماً اور خلافت کے متعلق خاص طور پر غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے میرے نزدیک یہ غلط فہمی دیدہ و دانستہ واقعات کو چھپانے اور بلغاوی پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے عہد نامہ سیورے نے اس تحریک کو اور بھی تقویت بخشی ۔ میں نے چند سال اسلامی ممالک میں گذارے ہیں ۔ اور میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی اہمیت کو خوب جانتا ہوں یہ تصنیف ایک ایسے شخص کی قلم سے نکلی ہوئی ہے جسے میں ہمیشہ فراخ دل اور اعتدال پسند سمجھتا رہا ہوں +

کرنل سر چارلس ۔ ای ۔ ییٹس ۔ سی ۔ ایس ۔ ای ۔ سی ۔ ایم ۔ جی ایم ۔ پی تحریر کرتے ہیں :-
آپ کے خط اور انڈیا ان دی بیلنس کی ایک جلد کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں نے اس کتاب کو نہایت دلچسپی سے پڑھا ہے ۔ میں ہمیشہ سے سمرنا اور مشرقی تھریس کو ٹرکی کے حوالہ کرنے اور بلغاریہ کو بحیرۂ اجین کا راستہ دیئے جانے کا حامی رہا ہوں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ خواہش کرتے ہیں ۔ کہ ٹرکی سے پھر وہی دیرینہ تعلقات قائم ہو جائیں جو جنگ کریمیا سے پیشتر تھے ۔ امید ہے کہ آپ مجھے لکھیں گے کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے +

سر گریہیم باور ۔ کے ۔ سی ۔ ایم ۔ جی تحریر کرتے ہیں :-
میں نے آپ کی کتاب کو سرسری نظر سے دیکھا ہے ۔ میں عنقریب ایک سمندر کے سفر پر جانے والا ہوں جس کے دوران میں اس کتاب کو غور سے پڑھونگا ۔ اہل انگلستان کے سامنے اسلام کی تشریح کرنے میں آپ نہ صرف تمام بنی نوع انسان اور سلطنت کی خدمت کرتے ہیں ۔ بلکہ دنیا کے امن کیلئے یہ بہترین کوشش ہے + آپ اس جدوجہد سے عیسائیت کی خدمت بھی بجا لا رہے ہیں ۔ کیونکہ عیسائیت اور اسلام دونوں امن کے مذہب ہیں ۔ اور امن صرف باہمی مصالحت اور ہمدردی سے قائم ہو سکتا ہے ۔ نسلی وجوہات کے

سبب دشمنی رکھنا عیسائیت کے منافی ہے۔ یہ نہایت ضروری امر ہے کہ ہر ایک قوم اور مذہب بغیر بیرونی مداخلت کے اپنے ہی طریق سے نجات حاصل کرے۔ مثلاً خلافت کے مسئلہ میں عیسائیوں کا تحریر یا تقریر کے ذریعہ مداخلت کرنا جیسے پاپائے رُوم اور کلیسیا کے سوال میں مسلمانوں کا دخل دینا ایک عبث فعل ہے۔ خلافت کا مسئلہ صرف مسلمان ہی حل کر سکتے ہیں۔ تھریس اور ایشیائے کوچک پر یونانیوں کے حملے اور فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنانے کی تجویز سے مجھے سخت افسوس ہوا ہے۔ دو ہزار برس پہلے کے حالات کو پھر موجودہ زمانہ میں قائم کرنے کی کوشش کرنا ایک محال امر ہے انصاف کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ملکی فتوحات اور ملکی اقتدار قائم رکھنے کیلئے جنگ کرنا انصاف سے بعید ہے۔ یونانیوں یا یہودیوں کو تھریس ایشیائے کوچک یا فلسطین پر مسلط کر دینا آیندہ کیلئے آزادی اور انتقام جنگوں کا بیج بونا ہے۔ یہ امن کا راستہ نہیں۔ اور عیسائیت اور اسلام دونوں کے خلاف ہے۔ اگر مذہب میں سچائی ہے تو جو قوم اس اصول اخلاق اور عدل کے خلاف عمل کریگی وہ ضرور عذاب الٰہی کی مورد ہوگی۔

آپ کا مقصد انگلستان کو اس الزام سے نجات دلانا ہے۔ سچائی انصاف اور حب الوطنی کی اس کوشش پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں

سر ایم عباس علی بیگ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی ایس آئی ایل ایل ڈی لنڈن

خواجہ کمال الدین کی یہ نئی تصنیف اہل برطانیہ کیلئے ایک آگاہی ہے جس میں ان خطرات کو ظاہر کیا ہے۔ جو برطانیہ کو ان وعید کی خلاف ورزی سے پیدا ہونگے جو اس نے اپنی مسلمان رعایا سے ایک آڑے وقت میں کئے۔ مصنف نے نہایت مستند طریق اسلام کے ان اصولوں کو بیان کیا ہے۔ جو وہ دیگر مذاہب اور اقوام کی نسبت روا رکھتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے طرز عمل پر خاص طور سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک عیسائی سلطنت کے ساتھ ان کی وفاداری کو ظاہر کیا ہے جیسی کہ ہونی چاہیئے طاقت کا دارومدار اپنی رعایا کے درمیان جو مختلف مذاہب کے پیرو ہیں یکساں

اور مساوات قائم رکھنے پر ہے۔ یہ کتاب نہایت صاف الفاظ میں اور پُر زور طریق سے ان وجوہات کو بیان کرتی ہے جن کے سبب ہندوستان کے مسلمانوں کو برطانیہ کے انصاف اور غیر جانبداری پر بالکل اعتماد نہیں رہا۔ اور ان کے جذبات افروختہ ہو گئے ہیں مسلمانوں نے سلطان المعظم کے خلاف برطانیہ کا ساتھ دے کر جس وفاداری کا ثبوت دیا وہ صرف برطانیہ کے ان وعدوں پر مبنی تھی جو مقامات مقدسہ کے احترام کے متعلق کیئے گئے۔ جب روس سے خفیہ عہد نامہ کا انکشاف ہوا جس کی رو سے اس نے قسطنطنیہ پر قابض ہونا تھا۔ اور جس پوشیدہ ساز و باز کے بعد عہد نامہ سوریز ہوا اس سے مسلمانوں کے خطرات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ ان حالات میں صرف صلح کی دانشمندانہ پالیسی میں اُمید کی جھلک باقی رہگئی ہے جس کے ذریعہ شاید پھر عیسائیت اور اسلام میں صلح قائم ہو جائے۔ اور شاید مسلمان اور عیسائی دوبارہ ان مذاہب کو ایک ہی درخت کی دو شاخیں سمجھنے لگجائیں مصنف کی رائے میں اگر حکومت برطانیہ اپنا طریق عمل تبدیل کرلے تو نااُمیدی کی کوئی وجہ نہیں۔ نہ صرف عربوں اور ترکوں میں ہی اتحاد قائم ہونا ہونا چاہیئے۔ بلکہ مسلم اور غیر مسلم اقوام کے درمیان بھی مصالحت ہونی چاہیئے کیونکہ یہ اسلام کے عالمگیر اصولوں اور حضرت مسیح کی تعلیم کے عین مطابق ہے اسوقت جبکہ انگلستان کی پبلک میں زیونیزم (فلسطین کو یہودی قوم کا وطن بنانے) کی پولیٹیکل چال کے سبب بیچینی پیدا ہو رہی ہے فلسطین کے حالات پر خواجہ کمال الدین صاحب کی رائے جو ذاتی تجربہ پر مبنی ہے وہ ان فضول دلائل کو جو جنگ یورپ سے پہلے کے وعدوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں باطل ثابت کرنے میں ضرور کامیاب ہوگی۔ یہودی عیسائیوں کے مقدس مقامات کا احترام نہیں کرتے۔ اسی طرح عیسائیوں کی نظر میں اسلام کے پاک مقامات کیلئے کوئی عزت نہیں صرف مسلمان ہی ان مقدس مقامات کی حفاظت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی عالمگیر تعلیم کے مطابق ان کے نزدیک عیسائیوں اور یہودیوں کے مقدس مقامات کی وہی عزت ہے جو اسلامی مقامات کی ہے مسلمان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان تینوں مذاہب کا بانی سمجھتے ہیں۔ اس لئے ایک مسلمان کی نگاہ میں بیت المقدس کے تمام مقامات یکساں قابل عزت اور احترام ہیں +

خلافت عثمانیہ کو تاریخی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اور اس خیال کی تردید کی کہ خلافت عرب کے ایک قبیلہ کیلئے مخصوص ہوگئی ہے۔ اسلام کی بنیاد ہی جمہوریت پر ہے اور یہ عقیدہ اسلام کے اس اہم اصول کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کریم کے مطابق جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے مسلم دنیا میں وہی کسی بلند مرتبہ کی اہلیت رکھ سکتا ہے

ہندوستان کی موجودہ حالت اور ٹرکی کے مستقبل کے متعلق انگلستان کی پالیسی پر جو بحث خواجہ کمال الدین صاحب نے اس تصنیف میں کی ہے۔ وہ اسے نہایت ہی دلچسپ بنا دیتی ہے مصنف نے ان معاملات پر وسعت نظری سے کام لیا ہے۔ اور اہل انگلستان کے انصاف اور دیانتداری کے جذبات سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان کے مسائل کو سمجھ کر انہیں حل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس امر کے اظہار میں بھی تامل نہیں کیا کہ جو کچھ ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ اس کے بیان حصے کا علم بھی ہوم گورنمنٹ کو نہیں۔ اس کتاب میں ٹرکی اور خلافت کے متعلق انگلستان کی پالیسی کو بوضاحت بیان کیا ہے اور حیرانی ظاہر کی ہے۔ کہ ٹرکی کو کمزور کرنے سے برطانیہ کس طرح طاقتور بن سکتا ہے جبکہ گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اور وہ تمام اقوام کی نسبت مذہبی معاملات میں زیادہ متاثر ہوتے ہیں +

ٹرکی کے ساتھ فرانس اور اٹلی کے علیحدہ عہد نامے کر لینے سے ایک نئی حالت رونما ہوگئی اور ایم پانکیری کے طرز عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ٹرکی کے ساتھ کون برسر پیکار رہے اور مسلمانوں کے مطالبات کی مخالفت پر کون اڑا ہوا ہے۔ اس کا جواب ہر ایک پر روشن ہے مصنف ہوم گورنمنٹ کی بجائے مسٹر مانٹیگو اور لارڈ ریڈنگ کی پالیسی کے ساتھ اپنی ہمدردی

کا اظہار کرتا ہے + (برسٹل ایوننگ نیوز)

موجودہ زمانہ میں ہندوستان کی سیاسی گتھی کو سلجھانے اور یورپ کو اس کے متعلق صحیح علم بہم پہنچانے کی جو کوشش کی جائے۔ وہ بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اس تصنیف میں ان شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے جو یورپ کو صحیح علم حاصل کرنے میں مانع ہیں۔ انگلستان میں ابھی تک اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور اہل برطانیہ مسلم جذبات کی مطلق پرواہ نہیں کرتے صحیح علم کا نہ ہونا اس بے پرواہی کا اصلی سبب ہے مصنف ہندو مسلم اتحاد کو ناممکن خیال نہیں کرتا۔ گو اس مقصد کو حاصل کرنے میں بظاہر بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ عہدنامہ سیورے سے ٹرکی اور خلافت پر جو اثر پڑا ہے اس سے حد درجہ کی بےچینی پیدا ہوگئی ہے۔ ہوم گورنمنٹ اس مسئلہ کی اہمیت کو پورے طور سے محسوس نہیں کرتی اور اس کو حل کرنے میں جو تاخیر پیدا ہو رہی ہے وہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کیلئے خطرہ کا موجب ہے۔ برطانیہ کے مدبروں کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ ان کی سلطنت میں اور اقوام کی نسبت مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اور مذہبی معاملات میں وہ بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں صلح کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اگر مسلمان حکام عملی طور پر قوانین اسلام کی پیروی نہیں کرتے تو انہیں اپنے احکام پر چلنے کیلئے مجبور کرنا چاہئیے۔ لیکن پیرس کانفرنس کی تجاویز پر عمل کرنے سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہمیشہ کیلئے جنگ کا سلسلہ قائم ہو جائیگا (سوتھ ویلز نیوز)

خواجہ کمال الدین صاحب نے اس تصنیف میں نہایت اعتدال پسندی سے ہندوستان کے مسلمانوں کی بےچینی پر روشنی ڈالی ہے۔ مہاتما گاندھی اور ان کے رفقا کی حمایت کرتے ہوئے برطانیہ کے ساتھ دلی وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ ٹرکی اور مقامات مقدسہ کے سوال پر گورنمنٹ اور اہل انگلستان سے اپیل کی ہے کہ وہ ان مسائل کو ہمدردی اور دور اندیشی سے حل کریں۔ مصنف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ سلطنت برطانیہ کا وعدہ تھا کہ جنگ کے بعد ہندوستان میں کسی قوم کو اس کے مذہب کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا

یہ عذر پورا نہیں ہؤا۔ مسلمان محسوس کرتے ہیں کہ عہد نامہ سویریز سے جو عیسائیت کے لئے فتح کا نشان ہے انہیں بہت ضرر پہنچایا ہے۔ یونانی اور ارمنی ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کی تعداد سلطنت برطانیہ میں کم ہے۔ اس کے برعکس ترکوں کے ہم مذہب کثیر تعداد میں ہیں۔ اگر عیسائی اقوام کی حمایت کیلئے برطانیہ نے دیگر ممالک کے امور میں دخل دیا ہے۔ تو ہندوستانی مسلمان بھی اپنی گورنمنٹ سے (جو گورنمنٹ برطانیہ ہے) خلافت کے مسئلہ میں مداخلت کی درخواست کرنے میں حق بجانب ہیں لیکن بدقسمتی سے جس کو وہ اپنا مددگار سمجھے تھے وہ درحقیقت ان کا دشمن نکلا +
مسلمان خلافت عثمانیہ اور بیت المقدس کی حفاظت کیلئے بیچین ہیں۔ ایک مسلم کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ٹرکی کو کمزور کر دینے سے برطانیہ کس طرح طاقتور بن سکتا ہے + (دی یارکشائر پوسٹ)

اس مضمون پر نہایت ہی دلچسپ تصنیف ایک ہندوستانی کی قلم سے نکلی ہے جو انگلستان میں مقیم ہے۔ مصنف نے ایک ایسے امر پر جو اسکے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے نہایت منصفانہ نگاہ ڈالی ہے۔ جو اس کے وکالت پیشہ ہونے کی دلیل ہے۔ وہ کمال یقین سے ہندوستان میں حکومت برطانیہ کی حمایت کرتا ہے۔ اور اس خطرے کو بھی ظاہر کیا ہے کہ اگر موجودہ پالیسی کو تبدیل نہ کیا گیا تو سلطنت برطانیہ کی تباہی کا اندیشہ ہے۔ آخر میں دلی سچائی سے مختصر الفاظ میں ایک تجویز بتائی ہے جسے اختیار کرنے سے یہ مصیبت دور ہو سکتی ہے۔ اس رسالے میں اتنی گنجائش نہیں کہ ہم اس کتاب پر مفصل ریویو لکھیں لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ کسی اور شخص نے اس خوبی سے دوسری اقوام پر ایک ہندوستانی کے نکتۂ نگاہ کو ظاہر نہیں کیا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہندوستانی کے انقلاب پسند ہونے کی وجوہات ہماری رائے کے برعکس کچھ اور ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے متعلق غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں اور بے انصافی ہو رہی ہے اسکی خواہش سلطنت میں انقلاب پیدا کرنا نہیں بلکہ وہ اصلاح کا خواہاں ہے یہ ہر ایک

ایسے شخص کو جو ہندوستان کے معاملات میں دلچسپی لیتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ اور مصنف کو اپنے ابنائے وطن کی جانب سے اس اپیل پر جو سچائی اور متانت سے پڑ ہے مبارکباد دیتے ہیں۔ دارالعوام کے ہر ایک ممبر کے ہاتھ میں یہ کتاب ہونی چاہیئے +

خواجہ کمال الدین صاحب نے اس کتاب کو عین ضرورت کے وقت تصنیف کیا ہے آپ مسجد ووکنگ کے امام اور مبلغ اسلام ہیں۔ اسلئے سیاسیات میں آپنے دخل نہیں دیا لیکن خلافت کے مسئلہ پر تمام مسلم لیڈران متفق الرائے ہیں اس کتاب کے لکھنے سے خواجہ صاحب نے نہ صرف اسلام کی بلکہ اس سے بڑھ کر اہل انگلستان کی خدمت کی ہے۔ جو اسلامی خیالات کے متعلق لاعلم ہونیکے سبب اپنا تمام انحصار متعصب پادریوں یا سیاستدانوں کے اقوال پر رکھتے ہیں۔ اور اسلام اور مسلمانوں کے متعلق انکی رائے کو سند تصور کرتے ہیں عیسائی دنیا میں اس خیال کو بڑی وقعت دیجاتی ہے۔ کہ مسلمان غیر مسلم اقوام پر حکومت کرنیکے اہل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیمات انکے راستہ میں حائل ہیں۔ یہ کتاب نہایت معقول طریق سے اس خیال کی تردید کرتی ہے۔ شروع میں ایک مسلم کے نکتہ نگاہ سے گورنمنٹ کے مفہوم کو بیان کیا ہے جس کی بنیاد قرآن کریم اور اسلامی تاریخ کے اوائل زمانہ پر رکھی ہے اس کتاب میں مسٹر لائڈ جارج کے اعلانات کا کافی جواب ہے پھر اس کتاب میں ان دیرینہ تعلقات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ جو مسلمانوں کے تاجداران برطانیہ سے مدت مدید سے چلے آتے ہیں۔ اور پھر کیونکر حالات حاضرہ کے ماتحت مسلمانوں نے اپنے رویہ کو بدل لیا ہے۔ کتاب کا آخری حصہ مسئلہ خلافت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اور آخیر میں اہل برطانیہ کو بروقت آنیوالے خطرہ سے متنبہ کیا گیا ہے۔

یہ بات کہ اس کتاب سے کسی طرح آخری صلحنامہ ترکی پر کوئی اثر ہوگا ایک مشتبہ امر ہے کیونکہ مسٹر لائڈ جارج اپنی ضد کو منوانے پر تلے ہوئے ہیں۔ خواہ اسکے نتائج انکی اپنی پبلک کیلئے اور تمام دنیا کیلئے کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن تمام سچے مسلمانوں کا یہ اہم ترین فرض ہے کہ برطانوی پبلک تک صحیح واقعات کو پہنچائیں۔ اور اس مذہبی فریضہ کو خواجہ کمال الدین صاحب نے ادا کردیا ہے ہم متمنی ہیں کہ برطانوی سیاستدان ان واقعات کو دیکھنے سے اپنی آنکھیں بند نہ کرینگے۔ کیونکہ ان کا اصلی شکل میں معلوم کرنا ہی ان کے اپنے ممالک کی بہبود و فلاح کا موجب ہے +

محمد علی (مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی معہ تفسیر)

برقعہ نو ایجاد

ہندوستان کے ہر طبقہ کے لوگوں میں مقبول ہے مختلف نمائشوں سے بار طلائی و نقرئی تمغے حاصل کر چکا ہے
آپ بھی منگا کر خود ملاحظہ فرمائیں اور دیگر خواتین کو معائنہ کا موقع دیں۔ برقعہ نو ایجاد دو حصوں میں منقسم ہے +

بالائی حصہ

سر سے شروع ہو کر ہاتھوں کی ملن تک رہتا ہے سیں ہماری ایجاد کردہ ٹوپی لگی ہوئی ہے جو نقاب کو چہرہ سے الگ رکھتی ہے تاکہ چہرے پر لگنے سے دم نہ گھبرائے۔ اور نہ باہر سے چہرے کا خاکہ معلوم ہو سکے

قیمت

سفید ۱۸ و ۱۵
خوبصورت آرام دہ اور پردہ دار ہونے کے علاوہ زمانہ کے حسب حال ہے +

ایک خاتون کا خط

برقعہ کا وی پی پارسل ملا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی خوبصورت اور نہایت آرام دہ پایا +
اور بہنوں نے بھی بہت پسند کیا آپ کا برقعہ ہر ایک بہن کو پہننے کی ترغیب دونگی +

بنت عبدالحمید الرضوی
وکیل۔ لکھنؤ

زیریں حصہ

مثل ڈھیلے ڈھالے اور کافی گھیر دار کوٹ کے پیر کے ٹخنے تک رہتا ہے۔ کوٹ ہی کے بائیں سامنے کے رُخ بٹن لگے ہوئے ہیں پہلو میں ہاتھ نکالنے کیلئے جگہ ہے رومال وغیرہ رکھنے کے جیب لگی ہوئی ہے۔

قیمت

رنگین ۱۳ و ۲۵
ریل کے سفر۔ ڈولی اور گاڑی کی سواری وغیرہ میں یکساں آسائش و آرام دیتا ہے +

آج ہی کندھے سے قد کی لمبائی اور سر کے دور کی نہایت صحیح ناپ روانہ کریں۔
اور **بشرط واپسی منگوائیں**

ٹوپیاں

صحیح وضع
عمدہ تراش

عام بازاری ساخت سے مختلف اعلیٰ قسم

خلافت ۔ امان ۔ جرنل ۔ کلپاخ

آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر
تصاویر
مفت طلب کریں

خاتون اسٹورز نمبر ۱۲ چاندنی چوک دہلی

ضروری اعلان

۱۔ کل خط و کتابت بنام مینجر رسالہ اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ہونی چاہیئے +

۲۔ اشاعت اسلام لاہور ماہواری رسالہ ہے اور ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے

۳۔ اشاعت اسلام کا چندہ بنام مینجر اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ارسال فرمائیں ۔

۴۔ خریداران رسالہ ازراہ کرم خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں +

۵۔ سالانہ چندہ بیرون از ہندوستان ۶ +

۶۔ بیرون ہندوستان کے باشندے اصحاب سنگاپور اپنا چندہ بذریعہ منی آڈر یا پوسٹل آڈر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں کیونکہ ہندوستان سے باہر وی پی نہیں ہو سکتا + مینجر

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام امام مسجد ووکنگ

- راز حیات یا انجیل عمل بلا جلد ۵ مجلد ۱۰
- توحید فی الاسلام بلا جلد عہ مجلد ۵
- اسلام میں کوئی فرقہ نہیں قسم اول عہ قسم دوم ۴ مجلد ۱۵
- ذرات عالم کا مذہب ۸
- اسلام اور علوم جدیدہ ۴
- مطالعہ اسلام زیر طبع
- باطنیات اسلام ”
- ضرورت الہام بلا جلد ۱۲ مجلد ۲
- مکالمات ملکیہ بلا جلد ۱۳ مجلد ۳
- براہین نیّرہ حصہ اول معروف بہ زندہ و کامل الہام مجلد ۲
- ام الالسنہ معروف بہ زندہ و کامل الہام ۱۲ مجلد ۲
- اُسوہ حسنہ معروف بہ زندہ و کامل نبی قیمت ۸ مجلد ۱۴
- خطبات غربیہ بلا جلد ۱۲ مجلد ۲
- سلک مروارید (دس لیکچروں کا مجموعہ) بلا جلد عہ مجلد ۱۱
- سِر افکار یا روحانیات فی الاسلام زیر طبع
- ہستی باری تعالیٰ اسمیں عقائد ہمہ اوست پر بحث کی گئی ہے
- مسیح کی الوہیت اور اسکی کامل انسانیت ایک نظر ۴
- مسلم مشنری کے دو لاثانی لیکچر حصہ اوّل ۱

تصنیفات حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی مع تفسیر

- اسلام یعنی بنی نوع انسان کا مذہب .. ۵
- تفسیر سورۃ فاتحہ ۴
- سیرۃ خیر البشر قیمت فی جلد عہ مجلد ۱۰
- مقام حدیث ” عہ ” ۵
- جمع قرآن ۱۲
- النبوۃ فی الاسلام بلا جلد عہ مجلد ۸
- حدوث مادہ ۵
- مسیح موعود مجلد ۸
- آیت اللہ ۳
- شناخت مامورین ۳
- حقیقۃ المسیح ۲
- احمد مجتبیٰ ۴

درخواستیں بنام مینجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

پیشتر اس کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت منگالو

سرمہ مروارید

سوائے موتیا بند اور نزول الماء کے کل امراض چشم میں اکسیر ہے جالا پھولی ناخونہ ضعف بصر دھند سرخی تیرگی کھجلی ڈھلکہ نوللند لگر رہے پڑبال اور پلکوں کا سرخ اور موٹا رہنا اور دھوپ اور روشنی کی تکلیف سے کھلنا پلکوں کے بال گر جانا بچوں کی آنکھ میں کوتہاں پڑجانا بچوں یا بوڑھوں کی آنکھ دکھنا بچوں کی آنکھ میں شدت سے ورم ہو کر خون جاری ہونا وغیرہ جملہ امراض چشم کو بلا تکلیف وجلن کے دو تین مرتبہ روزانہ استعمال سے بہت جلد دور کرکے آنکھ چمکدار مثل موتی کے کردیتا ہے طالبعلموں اور ان لوگوں کیلئے جنہیں کثرت مطالعہ کتب وتحریر سے ضعف بصر ہو نہایت مفید ہے جو لوگ صحت چشم سے بالکل نا امید ہو گئے ہوں وہ اسکو ایکتولہ منگا کر استعمال کریں ایکماہ کے اندر نفع نہ ہو تو اس رسید پر جو پارسل میں بھیجی جاتی ہے حلفی تحریر فائدہ نہونے کی بھیجکر قیمت واپس لیں قیمت فیتولہ تین روپے (عہ)

المشتہر حکیم قاضی مولوی صلاح الدین حسن مالک عین الصحت جھلو ضلع ناؤ

ہزاروں معصوم بچوں کا خون

پتہ ضرور نوٹ کیجئے — اسے بیچ کر آئیے نہیں

صرف ماں باپ کی بے احتیاطی سے ہورہا ہے قصبات و دیہات میں ہنسیارے بان بچے اناڑی اور نا تجربہ کار حکیموں کے بے سمجھے بوجھے علاج و زہریلی دواؤں سے ضائع ہو رہے ہیں بچے زیادہ مبتلائے امراض ہوا کرتے ہیں اسلئے شہر و میں بھی حکیم و ڈاکٹر کی بار بار کی خوشامد ناز برداری اور فیس وقیمت ادویہ کی گرانباری سے ماں باپ کا دم ناک میں ہے بنا بریں ہم نے طبی طریق پر نہایت تحقیق و تجربے کے بعد بطور اشتہار دواؤں سے **بال سکھ پاکٹ** طیار کیا ہے جسمیں بچوں کے جلاب کے علاوہ چھ قسم کی دوائیاں ہیں جو بچوں کی بدہضمی پیٹ کا ابھار پیٹ کی گرانی و کلانی سردی معدہ درد شکم پیٹ میں ہر قسم کے کیڑے قبض متلی قے مروڑ پیچش تشنج ہر قسم کے دست کھانسی زکام بخار ریسفہ ڈبہ سوکھی غرض جملہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں اور ہمیشہ محفوظ ثابت ہوئی ہیں ہر عیالدار گھر میں اس کا ہونا بالکل ضروری ہے بذریعہ وی پی طلب فرمایئے پرچہ استعمال ہمراہ پاکٹ قیمت علاوہ محصولڈاک دو روپے چھ آنے عہ ایکدن سے سات سال کی عمر تک کے بچوں کیلئے

پتہ بی ۔ ایس ۔ اے قادری ۔ نصیر آباد ضلع مشرقی خاندیس

راز حیات
یا
انجیل عمل

مصنفہ حضرت خوشحال الدین صاحب

عملی زندگی کا فوٹو انسان میں قوت عمل پیدا کرنیوالی کتاب ایا ہج سے اپاہج انسان میں محنت ومشقت کی روح پیدا کرکے اسے فارغ البال و آسودہ حال بنا دینے والی کتاب مسلم قوم کو نجات دیتے الا نسخہ بالکل تیار ہے ۔ حجم ۲۲۸ صفحات

مشتہرین کیلئے نادر موقع

رسالہ اشاعت اسلام اردو جو مشہور آفاق رسالہ اسلامک ریویو مجریہ مسجد ووکنگ انگلستان
انگریزی کا اردو ترجمہ ہے ہم کو اسے ہندوستانی پبلک سے معرف کرانے کی چنداں
ضرورت نہیں۔ یہ رسالہ بفضلہ تعالے گذشتہ سات سال سے باقاعدہ وقت پر شائع
ہو رہا ہے اور اس نے سات سال کے قلیل عرصہ میں خاص ترقی کی ہے مسلم دنیا اس رسالہ
کی خصوصیت سے خواہاں ہے۔ اور اسکی خوبصورت جلدیں بند ہو ا رکھتی ہے۔ اسکی سائی
والیں امراء وکلاء فضلاء بیرسٹروں لائبریریں طالبعلموں تک ہے ہندوستان کے
علاوہ جاوا سماٹرا چین امریکہ افریقہ تک اسکا دائرہ اشاعت پھیلا ہوا ہے
مشتہرین صاحبان ہمیں اشتہار دیکر امید ہے کہ ضرور فائدہ اٹھائینگے اجرت اشتہار کا
نقشہ ذیل میں درج ہے۔ نوٹ مشتہرین کو کاپی یا چربہ ارسال کرنا ہوگا۔

مقدار صفحہ	اکبار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
۱/۴ پاؤ صفحہ	عللہ ر	صمہ ر	لعہ ر	صہ ۱۵
۱/۲ نصف صفحہ	للعہ ر	عہ ۱۰	ہہ ۱۸	سہ ۳۰
پورا صفحہ	ثہ ر	عہ ۲۰	یہ ۳۶	۶۰

نوٹ (۱) باقی امور خط وکتابت سے طے ہو سکتے ہیں (۲) سرورق کے صفحوں کی علیحدہ شرح ہے

سندری سہاگ انوکھا عام طور پر تیل کے ایجاد کرنے والوں کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ان کے تیل سے بڑھکر مفید اور خوشبودار دوسرا تیل نہیں ہے لیکن ہم اس کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ہم اس کا فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ایک شیشی سندری سہاگ تیل منگا کر استعمال فرماویں ہماری تحریر کی صداقت آپ خود ہی فرماویں گے

نمونہ مفت ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت روانہ ہوگا

سندری سہاگ کو
جبکہ عورت اور مرد دونو
خوشی سے پسند کرتے ہوں تو آپ کو منگانے
میں کیا تامل ہے

وہ کون تیل ہے

جو بال بڑھانے میں درجہ اول ہو سندری سہاگ ہے
جو بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہو سندری سہاگ ہے
جو دماغ کی کمزوری و خشکی کو دور کرتا ہو سندری سہاگ ہے
جو قوت و بصارت کو بڑھاتا ہو سندری سہاگ ہے
جو درد سر نزلہ زکام کو دور کرتا ہو سندری سہاگ ہے
جو بالوں کو گھونگھر والا اور چمکدار بناتا ہو سندری سہاگ ہے
جو دل و دماغ دونوں کو معطر کرتا ہو سندری سہاگ ہے
جو گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہو سندری سہاگ ہے
جو مٹی کے تیل یا نقصان رساں چیزوں سے پاک ہو سندری سہاگ ہے
جس کے استعمال سے بال چکنے نہیں ہوتے سندری سہاگ ہے
جس کے استعمال سے بال سفید ہونے سے محفوظ رہتے ہیں سندری سہاگ ہے
جسکے استعمال سے عورت اور مرد دونوں خوش رہتے ہوں سندری سہاگ ہے

لہذا جب سندری سہاگ میں تمام خوبیاں موجود ہیں تو آپ کے منگانے میں کیا تامل ہے ایکبار ایک شیشی ارسال خدمت کیا جاوے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول

[illegible]

[illegible]

پتہ ایس آر بی بخشی کمپنی موجد سندری سہاگ تیل کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸

دو نہایت قیمتی اور دلچسپ سوال

جو ہر خوش نصیب آدمی کو غور اور توجہ کے ساتھ حل کرنے چاہئیں

کوئی شخص دنیا میں کامیاب اور بامراد زندگی بسر کر سکتا ہے؟	پہلا	؟!
کیا میرا شمار بھی ایسے خوش نصیب لوگوں میں ہے یا ہو سکتا ہے؟	دوسرا	؟!

اگر جناب کو ان دو سوالوں سے ذرا بھی دلچسپی ہے اور نہ صرف ان اصولوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں جو دنیا کے ناموروں اور اقبالمندوں کی **کامیاب زندگی** کی جڑ ہیں بلکہ ساتھ ہی اپنے اندر ایک بجلی کی سی لہر پیدا کرنی چاہتے ہیں جو جناب کو کامیابی و مرادمندی کی منزل مقصود پر پہنچا سکے اور ہمیں یقین ہے کہ آپ کی موجودہ کاوش و محنت اور سینکڑوں ہزاروں کا صرف ذرا سی لئے ہے کہ آپ اپنے ارادہ میں کامیابی اور کمالیت حاصل کریں۔ اگر آپ اپنی زندگی کے آنے والے سالوں کو کامیابی **عزت و ناموری اور دولت و اقبال** جیسی نعمتوں سے مالا مال بنانا چاہتے ہیں۔ تو آیئے آج اپنی عمر کے چند لمحے **کتاب ترقی** کے بغور مطالعہ کرنے میں ہماری سفارش پر ضائع کر ڈالئے۔ یہ کتاب مشاہرات کی بناء پر ایک عجیب و تحقیق لہجہ میں جناب کو بتائیں گی کہ **دنیا میں بڑا بن جانا** دولت و عزت حاصل کر لینا کسی کی میراث یا ملکیت نہیں۔ بلکہ بلکہ یہ آدمی کے اپنے ہاتھ کے کھیل ہیں۔ اور اگر آپ بھی چاہیں تو صرف چند اصولوں پر چلکر کچھ کا کچھ بن سکتے ہیں نہایت محنت اور اپنائے ملک کی سچی ہمدردی سے لکھی گئی ہے ایک ایک لفظ قیمتی ہے جناب کے صدہا ساتھی ضرور اس سے فائدہ اٹھائینگے آپ بھی اپنی کامیابی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں کتاب کے ملاحظہ سے گذرنے کے بعد آپ ہم سے کہیں زیادہ اسکی قدر کرینگے نہایت موثر اور دلچسپ ابواب پر مشتمل لکھائی خوشخط سلیس چھپائی عمدہ کاغذ نفیس خوبصورت جلد بندھی ہوئی۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ) اگر منگوانی ہو تو فرمائش جلدی روانہ فرمائیں تا دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ پتہ یہ ہے:

حافظ غلام رسول سوداگر کامیابی ڈپو وزیرآباد پنجاب

فرمائش کے ساتھ لیسا رسالہ کا حوالہ ضرور دیں

مسلم پریس بیرون یکی دروازہ لاہور میں حافظ مظفرالدین کے اہتمام سے چھپوا کر خواجہ عبدالغنی منیجر اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا